عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN
رزق کی بے قدری باعثِ محرومی
جلد: ۴۰
۱۶تا۲۲رصفرالخیر۱۴۴۳ھ مطابق ۲۳تا۳۰رستمبر۲۰۲۱ء
شمارہ: ۳۶
افغان قوم کا نیا سفر
برطانوی پارلیمنٹ کو حکومت جواب کیوں نہیں دیتی
?
عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی میں
قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کا خطاب
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

ستر کے کھلنے سے وضو پر اثر نہیں ہوتا

س:...... کیا پاجامہ یا نیکر گھٹنوں سے اوپر کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا پنڈلی کھولنے سے وضو نہیں رہتا؟ اسی طرح اگر برہنہ ہوکر کپڑے بدلے تو کیا وضو نہیں رہتا؟ اسی طرح اگر کوئی احرام کی حالت میں ہو اور اسے احرام بدلنے کی ضرورت پڑے تو کیا احرام اتارنے سے احرام باقی رہے گا یا نہیں؟

ج:...... مردوں کے لئے ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے، گھٹنے بھی ستر میں شامل ہیں لہٰذا کسی کے سامنے پاجامہ گھٹنوں سے اوپر کرنا گناہ ہے، مگر اس سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی برہنہ ہوکر کپڑے بدلنے سے وضو ٹوٹتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بدن کے کسی بھی حصہ کے برہنہ ہونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، بالکل اسی طرح اگر احرام کی حالت میں اس کو بدلنے کی ضرورت پیش آئے تو دوسرا احرام بدلنے پر نہ احرام ٹوٹتا ہے اور نہ ہی کوئی گناہ ہے۔

شلوار یا پاجامہ نصف پنڈلی تک رکھنا سنت ہے

س:...... شلوار، پاجامہ یا پینٹ وغیرہ ٹخنوں سے نیچے رکھنا گناہ ہے، چاہے نماز کی حالت میں ہو یا نماز کے باہر کی عام حالت لیکن جرابیں یا موزے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... شلوار پاجامہ تہبند نصف پنڈلی تک رکھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جبکہ ٹخنوں تک رکھنے کی شرعاً اجازت ہے اور ٹخنوں سے نیچے رکھنا ناجائز ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سخت وعید بیان فرمائی ہے: ''ما أسفل من الکعبین من الازار فی النار۔'' (رواہ البخاری، مشکوٰۃ:۳۷۳) یعنی: ٹخنوں کا جو حصہ ازار (پاجامہ یا دھوتی) کے نیچے ہوگا وہ جہنم کی آگ میں جلے گا۔ لہٰذا پینٹ، شلوار، تہبند، قمیض، جبہ وغیرہ ہمیشہ ہر حال میں ٹخنوں سے اوپر ہونا چاہئے۔ جرابیں، موزے یا ایسے جوتے جو ٹخنے تک ہوں وہ اس وعید کے تحت نہیں آتے، کیونکہ ان کی بناوٹ ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ پاؤں کو دھول، مٹی اور گرمی سردی سے محفوظ رکھیں اور وعید ''اسبال ازار'' پر آئی ہے، یعنی کپڑے کو اوپر سے نیچے لٹکانے کو اسبال ازار کہتے ہیں اور ٹخنوں سے نیچے لٹکانا یہ متکبرین کا شعار ہے۔

ہر رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا خلافِ سنت ہے

س:...... کیا نماز میں ہر رکعت میں ایک ہی سورت پڑھ سکتے ہیں؟ اگر غلطی سے ایسا ہو تو کیا حکم ہے اور اگر کوئی جان بوجھ کر ایسا کرے تو کیا حکم ہے؟

ج:...... سورۂ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنے سے نماز تو ہوجاتی ہے خواہ غلطی سے پڑھے یا جان بوجھ کر، لیکن سنت طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں الگ الگ سورت پڑھی جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد:۴۰ ۱۶تا۲۳رصفرالخیر۱۴۴۳ھ مطابق ۲۴تا۳۰رستمبر ۲۰۲۱ء شمارہ:۳۶

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

برطانوی پارلیمنٹ کو حکومت جواب کیوں نہیں دیتی	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
افغان قوم کا نیا سفر اور انسانی سماج کا مستقبل	۷	حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
رزق کی ناقدری باعث محرومی!	۹	مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی
بخاری کا جانباز سپاہی	۱۲	مولانا محمد شعیب کمال
...مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی خدمات جلیلہ	۱۳	حافظ خرم شہزاد، گوجرانوالہ
عقیدۂ ختم نبوت... قرآن وحدیث کی روشنی میں	۱۷	پروفیسر ایم نذیر احمد تشنہ
خبروں پر ایک نظر......عشرۂ تحفظ ختم نبوت...	۲۰	ادارہ

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادار یہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

برطانوی پارلیمنٹ کو

حکومت جواب کیوں نہیں دیتی؟

قائد جمعیت کا خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ و سلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت ۶؍ستمبر ۲۰۲۱ء لیاقت باغ راولپنڈی میں منعقدہ عظیم الشان کانفرنس سے تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے ایک اہم اور پُر مغز خطاب فرمایا، موضوع کی اہمیت کی بنا پر اسے ہفت روزہ ختم نبوت کے اداریہ کے طور پر شائع کیا جارہا ہے، تاکہ قارئین ہفت روزہ اس اہم خطاب کو ملاحظہ فرمائیں، حضرت مولانا نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

”گرامی قدر جناب حضرت ناصر الدین خاکوانی صاحب! امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں جناب مولانا اللہ وسایا صاحب، حضرات علمائے کرام، راولپنڈی کے تاجر تنظیموں کے قائدین: جناب شرجیل میر صاحب، جناب شاہد غفور پراچہ صاحب، ملک ارشد اعوان صاحب، شمع رسالت کے پروانو، تاجدار ختم نبوت آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے قربانی دینے والو، کلمہ حق کی سربلندی کے لئے خون کا نذرانہ پیش کرنے والو، میرے بزرگو، میرے جوانو، میرے دوستو اور بھائیو! میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آج انہوں نے اس مقدس عنوان پر جو عظیم الشان کانفرنس منعقد کی، مجھے بھی اس قابل سمجھا کہ میں ان کے اس اجتماع میں شریک ہو جاؤں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حقدار بن جاؤں۔

میرے محترم دوستو! مجھے اعتراف ہے اس بات کا کہ عقیدہ ختم نبوت کے قلعے میں نقب لگانے والوں کو روکنے اور عقیدہ ختم نبوت کی سرحدات کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن ہمیشہ ایک چوکیدار کا کردار ادا کرتے ہیں۔ امت غافل ہو جائے، تب بھی یہ جاگتے رہتے ہیں۔ آج چھ ستمبر کے حوالے سے جب ہم ۱۹۶۵ء کے ہندوستان کی جارحیت کے مقابلے میں افواج پاکستان کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، جن کی قربانیوں نے، جن کی ضرب مومن نے ہندوستان کو دندان شکن جواب دیا تھا اور پاکستان کی جغرافیائی سرحدات کا تحفظ کیا تھا، آج اسی مناسبت سے میں ختم نبوت کے ان پروانوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں، جنہوں نے ہمیشہ پاکستان کی نظریاتی سرحدات کے لئے چوکیداری کا کردار ادا کیا ہے، سپاہی کا کردار ادا کیا ہے۔

میرے محترم دوستو! برصغیر کی تاریخ کا سب سے بڑا فتنہ جب قادیان کی سرزمین سے اٹھا تو اس کی سرکوبی کے لئے پنجاب کے علماء کرام

میدان میں نکلے، اوراس طبقے کے سرخیل حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ میدان میں آئے اوراس فتنے کو للکارا اور پوری قوم نے ان کی آواز پر لبیک کہا۔ پارلیمنٹ میں جب مسئلہ حل ہوا۔ قادیانی گروپ ہو یا لاہوری گروپ، غیر مسلم قرار دیئے گئے تو یقیناً ان تمام اکابرین کی روح کو تسکین ہوئی ہوگی، جنہوں نے اس عقیدے کے تحفظ کے لئے بہت بڑی قربانیاں دی تھیں اور آج کا اجتماع بھی ان کی پاک ارواح کی تسکین کا سبب بنے گا، اللہ تعالیٰ ایسا ہی فرمادیں۔

میرے محترم دوستو! مولانا اللہ وسایا صاحب نے پچھلے حکمرانوں کا تذکرہ کیا، مختلف ادوار کا تذکرہ کیا لیکن جس سنجیدگی کے ساتھ آج کے اس دور میں، موجودہ حکمرانوں کے دور میں ہم پر امتحان آیا، شاید سے اس بڑا امتحان اس سے پہلے نہیں آیا تھا۔ جس کے ایجنڈے پر یہ بات موجود ہو کہ ناموس رسالت کے قانون کو ختم کیا جائے، جن کے ایجنڈے پر یہ بات موجود ہو کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی شق کو ختم کیا جائے یا اسے غیر مؤثر بنایا جائے۔ ہم سیاسی کارکن ہیں اور ہم ان سیاسی غلام گردشوں میں ایک زمانے سے آوارہ گردی کرتے نظر آرہے ہیں، ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ ان غلام گردشوں کے کس کوچے میں کون کیا کر رہا ہے، ان کے مقاصد کیا ہیں، ہم اللہ کے شکر گزار ہیں، اور میں علی الاعلان آپ کے سامنے اپنے رب العالمین کا شکرادا کرتے ہوئے آپ کو اطمینان دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے ان کے ایجنڈے کو ناکام بنایا ہوا ہے۔ اب وہ بڑی معصومیت کے ساتھ اپنا چہرہ بنا کر کہتے ہیں کہ ہمارا تو ایسا کوئی پروگرام نہیں تھا، تمہیں جتنا میں جانتا ہوں، شاید کوئی نہیں جانتا۔ تمہاری اندر کی خباثتوں کو اور تمہاری ذہنی غلاظتوں کو جتنا میں سمجھتا ہوں شاید کوئی دوسرا مولوی اتنا نہیں سمجھتا۔ مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ عالمی سطح پر تمہاری پشت پر کون ہے، مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ کس لابی کی تم یہاں نمائندگی کرنے آئے، کس عالمی قوت کے دباؤ پر تمہیں دھاندلی کر کے اقتدار حوالے کیا گیا، ہمیں یہ سب معلوم تھا لیکن عالمی قوتوں کے مقابلے میں ان فقیروں کی جماعت نے اپنے رب العالمین پر اعتماد کر کے عالمی آقاؤں کو بھی چیلنج کیا، اور تمہیں بھی چیلنج کیا اور تمہارے عالمی آقاؤں کے ایجنڈے کو بھی پاکستان میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ برطانوی پارلیمنٹ نے ۴۲ ارکانِ پارلیمنٹ کے دستخطوں سے جو ایک ضخیم کتاب رپورٹ کی صورت میں شائع کی، ۱۹۵۴ء سے یعنی ۱۹۵۳ء کی تحریک کے بعد سے سالانہ رپورٹ آج تک تفصیل کے ساتھ شائع کی، اس رپورٹ میں یہ نہیں کہا کہ جمعیت علماء اسلام نے کیا کیا؟ اس رپورٹ میں یہ نہیں کہا گیا کہ احرار اسلام نے کیا کیا؟ اس رپورٹ میں یہ نہیں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا کیا؟ اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ کون سی مذہبی جماعت نے کیا کیا؟ اس میں کہا گیا کہ پاکستان کی ریاست نے قادیانیوں کے ساتھ زیادتیاں کی ہیں اور جبر کیا ہے اور ظلم کیا ہے۔ پاکستان کو بحیثیت ریاست ذمہ دار قرار دینے کی رپورٹ آئی، ہم نے بار بار کہا کہ ریاست جواب دے۔ میری ریاست اور اس کی نمائندہ حکومت کیوں چپ ہے کیوں ان کی زبان کو گھن لگ گیا ہے؟ مسئلے کو ذرا سمجھنے کی کوشش کریں، ہم جلسوں میں جواب دے رہے ہیں، جبکہ وہ ذمہ دار ریاست کو قرار دے رہے ہیں اور ریاست کیوں خاموش ہے؟ یہ خاموشی ایک مجرمانہ خاموشی ہے۔

میرے محترم دوستو! جب ہم ایسی باتیں کرتے ہیں تو ایک طبقہ پاکستان میں موجود ہے جو فوراً ہماری طرف مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ یہ مذہبی کارڈ استعمال کرتے ہیں، مذہبی کارڈ کیا ہوتا ہے؟ مذہب ایک نصب العین ہے، دین اسلام ہمارا ایک نصب العین ہے، یہ کارڈ نہیں ہے، یہ نظریہ ہے، یہ عقیدہ ہے اور اس کے غلبے کی جنگ لڑتے رہیں گے، کسی کا باپ بھی ہمیں اس نظریے سے دستبردار نہیں کر سکتا۔

تو میرے محترم دوستو! ہم تو پاکستان میں ہمیشہ میدان عمل میں رہے ہیں، کبھی پیچھے نہیں ہٹے، لیکن عالمی قوتوں نے افغانستان پر یلغار کی، وہاں کی حکومت اور امارت اسلامیہ کا خاتمہ کیا، بیس سال جنگ لڑی گئی، اور بیس سال کے بعد اب عالمی قوتیں شکست کھا کر چلی گئیں، کچھ ہمیں

سیاسی نتائج اخذ کرنے ہوں گے، برطانیہ نے افغانستان پر قبضہ کیا، وہاں شکست کھائی، شکست کھانے کے بعد وہ ہندوستان پر اپنے قبضے کو برقرار نہیں رکھ سکا۔ مسئلہ صرف افغانستان کا نہیں، جس طاقت کے غلبے کا غرور لے کر تم ایک کمزور قوم پر چڑھائی کرتے ہو، کمزور قوم صرف اپنی استقامت دکھاتی ہے، اور اپنے رب پر توکل کرتی ہے۔ سویت یونین آیا، اس نے افغانستان پر قبضہ کیا لیکن شکست کھائی، نتیجہ آپ نے دیکھا کہ سویت یونین اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکا۔ آج ہم یہی پیغام امریکا کو بھیجنا چاہتے ہیں اور علی الاعلان کہتا ہوں کہ افغانستان میں امریکا شکست کھا جانے کے بعد اور شکست کھا کر بھاگ جانے کے بعد اس کو اب حق حاصل نہیں کہ وہ خود کو دنیا کی سپر طاقت کہہ سکے، سپر طاقت کا تمغہ اس کے سینے سے اتر چکا ہے۔ پاکستانیو! ڈرتے کیوں ہو؟ جب ہم آپ کے اسٹیج پر آتے ہیں، تو تاثر یہ دیا جاتا ہے کہ ختم نبوت ایک غیر سیاسی مسئلہ ہے، خالصتاً عقیدے کا مسئلہ ہے اور پھر ساتھ ساتھ آپ کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ میں ہم نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا، تو پھر سیاست سے جڑا ہوا مسئلہ ہے نا۔ اور میں تو صرف پاکستان کی پارلیمنٹ کی مثال نہیں دونگا، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم نبوت کا تذکرہ سیاست کے ذیل میں کیا، فرمایا: بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے، سیاست کا معنیٰ ملک کی ملی اور اجتماعی امور کا انتظام اور انصرام، یہ انبیاء کے ہاتھ میں ہوتا تھا، ایک پیغمبر جاتے تھے دوسرا ان کی جگہ لیتا تھا، اور اب میں آخری پیغمبر ہوں یعنی اب دنیا کے انتظام و انصرام اور ان کا سیاسی نظام اب میرے ہاتھ میں ہے، میرے بعد نبی نہیں آئے گا البتہ میرے نائب آئیں گے، خلیفہ آئیں گے اور بڑی تعداد میں آئیں گے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی ختم نبوت کا ذکر سیاست کی ذیل میں فرماتے، ہم بھی پاکستان میں اپنی فتح کے جھنڈے اٹھاتے ہیں، پارلیمنٹ کے حوالے سے اٹھاتے ہیں، اور پھر جب الیکشن ہوتا ہے تو راولپنڈی والے ایک بھی مولوی کو ووٹ دینے کو تیار نہیں! تو پھر ہمارا حق بنتا ہے آپ کے اوپر یا نہیں؟ میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں، تمام تاجروں سے کہنا چاہتا ہوں، سیاسی قوت بناؤ، سیاسی قوت نہیں ہوگی تو ساری زندگی غلام ابن غلام ابن غلام بن کر رہو گے۔ آزادی وحریت یہ میری تاریخ ہے، آزادی وحریت کے لئے قربانیاں یہ میرے اکابرین سے ملی ہیں اگر میں اپنی آزادی اور حریت پر کمپرومائز کرتا ہوں تو مجھے اپنے اکابر کا نام لینے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ ایک کمٹمنٹ ہونی چاہئے، کوئی ہمیں شکست نہیں دے سکتا، جدوجہد ہماری ذمے ہے نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے، لیکن استقامت ہے نتیجے میں اللہ کامیابی ضرور عطا کرتا ہے۔

ہم پوری ملک میں آئین کی بالادستی چاہتے ہیں، آئین کی اسلامی دفعات کا تحفظ یہ ان شاء اللہ ہماری ذمہ داری ہوگی اللہ کے فضل وکرم سے یہ جنگ لڑتے رہیں گے۔ ہر ملک اور ہر قوم کی ایک شناخت ہوتی ہے، ہمارے پاکستان کی شناخت دین اسلام ہے، مذہبی کارڈ کا کیا معنیٰ؟ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں قرارداد مقاصد پاس ہوتی ہے جس کا مسودہ علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں اور وہ قرارداد نواب زادہ لیاقت علی خان پیش کرتے ہیں وزیر اعظم پاکستان، جس میں اللہ کی حاکمیت کا عہد و پیمان کیا جاتا ہے، اسلامی تعلیمات کے مطابق انفرادی اور اجتماعی زندگی کی بات ہوتی ہے، قوم کے نمائندوں کو اللہ تعالیٰ کی نیابت کا مقام اس میں دیا گیا ہے، لیکن مستقل آئین ہمیں ملا ۱۹۷۳ء میں، ۱۹۷۳ء میں اسلامی نظریاتی کونسل بنی اور اس لئے بنی تا کہ ان کی سفارشات پر قانون سازی کی جائے، جہاں قرآن وسنت کے منافی کوئی قانون ہے اس کو تبدیل کیا جائے، ۱۹۷۳ء سے لے کر آج تک، وہاں پر کوئی دوسری قانون سازی نہیں ہوئی، اسلامی نظریاتی کونسل کے سفارشات کے مطابق۔ اسمبلی ان لوگوں سے بھر دی جاتی ہے کہ جن کو قرآن وسنت میں دلچسپی ہی نہیں ہوتی، تو کیسا آئے گا نظام؟ کیسے آئے گی تبدیلی؟ اللہ اس کانفرنس کو قبول فرمائے، اس میں ہماری شرکت کو قبول فرمائے اور خاکوانی صاحب آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

افغان قوم کا نیا سفر اور انسانی سماج کا مستقبل

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

افغانستان سے امریکی اتحادی افواج کے بتدریج انخلاء کے ساتھ ہی امارت اسلامی افغانستان کی تیز رفتار پیش رفت دنیا کے بہت سے حلقوں کے لئے حیرانگی کا باعث بنی ہے مگر واقفانِ حال کے لئے کوئی بات خلاف توقع نہیں ہے، بلکہ امریکا کی مسلح مداخلت کے آغاز پر خود ہم نے اس کے منطقی انجام تک پہنچنے کے لئے جو اندازہ اپنے مضامین میں پیش کیا تھا، اس سے بہت تاخیر ہوگئی ہے جس کی وجہ امارتِ اسلامی افغانستان کے بعض ہمدرد نما حلقوں کی جلد بازی یا بے تدبیری بنی ہے ورنہ ہمارے خیال میں جو کچھ اب ہو رہا ہے اسے آٹھ دس سال قبل ہو جانا چاہئے تھا۔ بہرحال ہر کام کا ایک وقت تقدیر کی دنیا میں طے ہوتا ہے اور وہی درست ہوتا ہے۔

افغان قوم کی تاریخ یہ ہے کہ اس نے برطانوی استعمار کی عسکری یلغار کے قدم اس وقت روک دیئے تھے جب وہ پورے جنوب ایشیا پر قابض ہو چکا تھا مگر افغان قوم کی حریت پسندی کے آگے اس کا بس نہ چل سکا۔ اس کے بعد جب سوویت یونین نے افغانستان کو اپنی عسکریت کی جولانگاہ بنایا تو دیکھنے والے یہ سمجھ رہے تھے کہ اس دفعہ افغان قوم کے لئے اپنی آزادی کو قائم رکھنا شاید ممکن نہ ہو، مگر جب وہ اپنے عقیدہ، آزادی اور تہذیب کے تحفظ کی خاطر جہاد کا پرچم اٹھائے مزاحمت کے میدان میں کودے تو ان کے جذبہ قومی اور حمیتِ دینی کا پرجوش منظر دنیا نے پھر ایک بار کھلی آنکھوں سے دیکھ لیا، جبکہ اس دفعہ انہیں یہ سہولت حاصل تھی کہ دنیا بھر کے وہ مسلمان حلقے جو جہاد کی فرضیت اور برکات وثمرات مسلسل سنتے رہنے کے باوجود اس کے عملی مناظر دیکھنے کے لئے ترس کر رہ گئے تھے انہیں اپنے ایمانی جذبات کے اظہار کا میدان مل گیا، اور عالمی سرد جنگ میں سوویت یونین کے حریف امریکا اور اس کے اتحادیوں کو بھی موقع ملا کہ وہ اس سرد جنگ کو مسلح معرکہ آرائی میں تبدیل کر کے سوویت یونین کی شکست کی راہ ہموار کریں۔ چنانچہ سوویت یونین کو نہ صرف عسکری پسپائی اختیار کرنا پڑی بلکہ مختلف ممالک واقوام کا یہ عالمی کنبہ خود بھی بکھر کر رہ گیا۔

پھر امریکا کے خلاف افغان قوم میدانِ جنگ میں تنہا رہ گئی اور اسے کسی بیرونی سہارے اور سپورٹ کے بغیر آزادی اور خودمختاری کی یہ جنگ صرف اپنے جذبہ ایمانی اور قومی حمیت کے ہتھیاروں کے ساتھ لڑنا پڑی۔ البتہ سوویت یونین کی پسپائی کے بعد نیٹو کے سیکرٹری کا یہ کہنا کہ ’’ابھی اسلام باقی ہے‘‘ جن لوگوں کو یاد رہا ان کی دعاؤں اور ہمدردیوں کی کمک کا تسلسل امارتِ اسلامی افغانستان کی پشت پر موجود رہا اور وہ کچھ نہ کر سکنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمیشہ پر امید رہے کہ برطانیہ اور روس کی غلامی سے افغان قوم کو محفوظ رکھنے والا خدا امریکی اتحاد کے تسلط سے بھی انہیں ضرور بچائے گا اور ایسا ہی ہوا۔

تاریخ کے طالب علم کے طور پر افغانستان کی موجودہ صورت حال پر ہمارا پہلا تاثر یہ ہے کہ افغان قوم نے اپنی آزادی اور خودمختاری کا امتیاز ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے جو بہرحال تاریخ کا ایک اعزاز ہے اور انسانی سماج کی تاریخ اسے کبھی نظر انداز نہیں کر پائے گی۔ اس کے ساتھ ہی یہ سماجی حقیقت پھر سے نمایاں ہو کر سامنے آئی ہے کہ مذہب انسانی سماج کی فطری ضرورت اور قوت ہے جسے خود ساختہ فلسفوں اور مصنوعی اسباب کے ذریعہ شکست نہیں دی جا سکتی اور چونکہ اس وقت دنیا میں مذہب اپنی اصل حالت میں محفوظ تعلیمات اور زندہ ثقافت کے ماحول میں صرف اور صرف اسلام کی صورت میں موجود ہے، اس لئے مذہب اور آسمانی تعلیمات کی انسانی سماج پر عملداری کا پرچم اسی کے ہاتھ میں ہے اور دنیا کے پاس اس مقصد کے لئے اس کی طرف متوجہ ہونے کے سوا اور کوئی آپشن باقی نہیں رہا۔

اس موقع پر ہم ہاورڈ یونیورسٹی کے یہودی پروفیسر ڈاکٹر نوح فلڈ مین کے اس تبصرہ کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے چند سال قبل نیویارک

ٹائمز میں ’’شریعت کیوں؟‘‘ کے عنوان سے اپنے تفصیلی مضمون میں کیا تھا کہ شرعی احکام وقوانین کے مخالفین ان کی مخالفت اس وجہ سے نہیں کررہے کہ ان میں کوئی کجی یا کمزوری ہے، بلکہ اس کی وجہ صرف ان کا یہ ادراک ہے کہ اگر دنیا میں انسانی سوسائٹی کے کسی حصے پر آسمانی احکام اور شرعی قوانین کو آزادانہ عمل داری کا کچھ عرصہ موقع مل گیا تو معاشرہ میں ان کے فطری نتائج اور ثمرات و برکات سامنے آنے کے بعد انسان کے خودساختہ نظاموں اور فلسفوں کے لئے اپنے پاؤں پر کھڑے رہنا مشکل ہوجائے گا۔

ہمارے خیال میں اب اس کا وقت آ گیا ہے اور افغانستان میں شریعت اور آسمانی تعلیمات کے ساتھ مخلصانہ کمٹمنٹ رکھنے والوں کی یہ پیش رفت اگر اسی رفتار سے اپنا سفر کچھ عرصہ جاری رکھ سکی تو انسانوں پر انسانوں کی حکمرانی کی بجائے ’’خدا کی زمین پر خدا کا نظام‘‘ کا منظر نسلِ انسانی ایک بار پھر دیکھے گی اور انسانی سماج کو انصاف، عدل اور امن و خوشی کی حقیقی منزل نصیب ہوگی، آمین یارب العالمین۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۴ر ستمبر ۲۰۲۱ء)

کراہت کے مختلف دائرے

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

بعد الحمد و الصلوٰۃ! آج آپ دوستوں کے سامنے کراہت اور مکروہ کی اصطلاح کے حوالہ سے چند گزارشات پیش کرنا چاہوں گا۔ ہمارے ہاں حلال وحرام کے ساتھ ایک دائرہ مکروہ کا بھی بیان ہوتا ہے اور زندگی کے مختلف شعبوں میں جائز و ناجائز اور مکروہ کے بارے میں مسائل بیان کئے جاتے ہیں، کراہت کا لفظ لغت میں ناپسندیدگی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور جو بات یا چیز کسی حوالہ سے ناپسندیدہ ہو اسے مکروہ کہا جاتا ہے، اس کراہت کے مختلف دائرے ہیں:

۱:...... **کراہت شرعیہ:** وہ چیز جو شرعاً مکروہ ہو اسے فقہاء کرام اور مفتیان عظام بیان کرتے ہیں۔

۲:...... **کراہت طبیہ:** جس کے بارے میں ڈاکٹر اور حکیم صاحبان بتاتے ہیں کہ فلاں بیماری کی وجہ سے فلاں چیز کا استعمال ناپسندیدہ ہے، اس سے پرہیز کا کہا جاتا ہے جو جائز اور حلال چیزوں سے بھی ضروری ہوجاتی ہے۔

۳:...... **کراہت طبعیہ:** جس کا تعلق انسان کے مزاج سے ہوتا ہے اور کسی شخص کو کوئی چیز اپنے طبع ومزاج کے لحاظ سے پسند نہیں ہوتی۔

۴:...... **کراہت عرفیہ:** کسی چیز میں کوئی نقصان نہیں ہوتا مگر ایک علاقہ میں اس کا استعمال عام نہ ہو تو اسے بسا اوقات مکروہ سمجھا جاتا ہے۔

شریعت اسلامیہ میں ان چاروں پہلوؤں کا تذکرہ اور حوالہ موجود ہے جسے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ کراہت شرعیہ کے تو سینکڑوں حوالے قرآن وسنت اور فقہ اسلامی میں مذکور ہیں جن کا ہم عام طور پر تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔

کراہت طبیہ یہ ہے کہ کسی بیماری کی وجہ سے ڈاکٹر یا حکیم کوئی چیز استعمال کرنے سے منع کردیں جبکہ بذات خود وہ چیز نقصان دہ نہ ہو، مثلاً حلوہ یا کوئی میٹھی چیز بظاہر عام طور پر پسندیدہ ہوتا ہے مگر شوگر کے مریض کو اس سے روک دیا جاتا ہے کہ اس سے بیماری میں اضافے کا خطرہ ہوتا ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک بار کچھ دن بیمار رہنے کے بعد صحت یاب ہوئے تو ایک مجلس میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھجوریں کھانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں ان کے ہاتھ سے لے لیں اور فرمایا کہ تم بیمار رہے ہو ابھی نہ کھاؤ اس سے تمہیں نقصان ہوسکتا ہے۔ چنانچہ علاج کے ساتھ پرہیز کو بھی ضروری سمجھا جاتا ہے اور سنت نبوی میں بھی اس کا تذکرہ موجود ہے۔

کراہت طبعیہ یہ ہے کہ ایک چیز حلال ہے اور اس کا بظاہر کوئی نقصان بھی نہیں ہے مگر کسی شخص کو طبعاً وہ پسند نہیں ہے جیسا کہ ایک حدیث کے مطابق جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھیوں کو پیاز یا لہسن کھا کر مجلس میں آنے سے منع فرمادیا۔ پوچھا گیا کہ کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا حرام نہیں ہے مگر اس کی بو مجھے پسند نہیں ہے اور فرشتوں کو بھی ناگوار محسوس ہوتی ہے جو میری مجلس میں ہر وقت موجود ہوتے ہیں، اس لئے ایسی چیزیں کھا کر فوراً میری مجلس میں نہ آیا کرو۔

یہ طبیعت اور مزاج کی بات ہوتی ہے، بعض مزاج ایسے ہوتے ہیں کہ گٹر کے کنارے پر انہیں چارپائی بچھادی جائے تو وہ سوجاتے ہیں جبکہ بعض حضرات میں نفاست اس درجہ میں ہوتی ہے کہ صاف ستھرے کمرے میں مزاج کے خلاف کوئی چیز پڑی ہو تو انہیں رات بھر نیند نہیں آتی۔

چوتھی کراہت عرفیہ ہے کہ ایک چیز کسی علاقے میں نہیں پائی جاتی تو اس کے استعمال کو عام لوگوں میں پسند نہیں کیا جاتا ہے۔ ایک صحیح روایت میں ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہیں سے ضب (صحرائی جانور) بھنا ہوا بھیجا گیا۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا دیکھ رہی تھیں، انہوں نے آواز دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا تو دو کہ یہ کیا چیز تم نے ان کے سامنے رکھی ہے؟ بتایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے سامنے سے ہٹادیا، ساتھیوں نے پوچھا کہ کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا کہ میں حرام تو نہیں کہتا مگر چونکہ ہمارے علاقے میں نہیں پایا جاتا، اس لئے مجھے پسند نہیں ہے۔ مجلس میں حضرت خالد بن ولیدؓ بھی موجود تھے، انہوں نے یہ سن کر اس بھنے ہوئے جانور کو کھینچ کر اپنے سامنے رکھ لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر سارا کھاگئے۔ یہ کراہت عرفیہ ہے کہ علاقے میں نہ پائی جانے والی چیز بسا اوقات پسند نہیں کی جاتی۔

میں نے کراہت کے حوالہ سے چار دائرے بیان کئے ہیں، یہ ہر زمانے میں موجود رہے ہیں آج بھی پائے جاتے ہیں اور سنت وشریعت میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے، ان کا درجہ بدرجہ لحاظ رکھنا ضروری ہے اور ان سے ہم سب کو واقف ہونا چاہئے۔

(بیان: جامعہ اسلامیہ محمدیہ فیصل آباد، ۲۵ر اگست ۲۰۲۱ء)

رزق کی ناقدری باعث محرومی

مولانا عبدالرشید طلحہ نعمانی

یوں تو حق تعالیٰ کی ان گنت نعمتیں بارش کے قطروں کی طرح مسلسل برس رہی ہیں اور زمین پر پھیلی ہوئی تمام مخلوقات ان سے برابر مستفید ہورہی ہیں؛ مگر غور کیا جائے تو ہمارے سماج میں ”وقت“ کے بعد جس نعمت کا سب سے زیادہ ضیاع دیکھنے میں آرہا ہے، وہ ”رزق“ ہے۔ بروقت غذا کا حاصل ہوجانا ایسی بے بہا نعمت ہے جس سے دنیا کی تقریباً بیس فیصد آبادی محروم ہے۔ افسوس صد افسوس کہ رزق کی ناقدری اور کھانے کی بے حرمتی کے اس جرم میں غیر مسلم تو غیر مسلم مسلمانوں کی بڑی تعداد بھی برابر کی شریک ہے۔ کچھ لوگوں پر معیار زندگی کو اونچا بتانے اور خود کو مال دار ظاہر کرنے کا خبط اس طرح سوار ہے کہ وہ زندگی کے ہر موڑ پر ضروریات کے بالمقابل خواہشات کو ترجیح دیتے ہیں، اسراف وتبذیر کو اپنی شان سمجھتے ہیں، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں شاہ خرچیوں کو اپنا حق بتاتے ہیں اور محض جذبۂ نمائش کی تسکین اور مقابلہ آرائی کے لئے انواع واقسام کے کھانے تیار کرواتے ہیں پھر انفرادی واجتماعی سطح پر کھانے کا خوب ضیاع ہوتا ہے اور دل کو یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ کتنے فاقہ کش ایسے ہیں جو نان شبینہ کے محتاج اور بھکمری کا شکار ہیں، انہیں آتش شکم بجھانے کے لئے کوئی معمولی چیز بھی میسر نہیں، خود ہمارے شہر کے سلم علاقوں میں کئی لوگ خط افلاس سے نیچے کی زندگی بسر کرنے پر مجبور اور دانے دانے کے لئے پریشان ہیں، اور ہم ہیں کہ زعمِ رئیسی میں خوش خوراکی کی ساری حدیں پار کررہے ہیں، پھر بھی نتیجہ یہ ہے کہ بقول شاعر:

غریب شہر تو فاقے سے مرگیا عارف
امیر شہر نے ہیرے سے خودکشی کرلی

حیران کن اعداد وشمار: یہ کس قدر تعجب خیز بات ہے کہ ایک طرف پوری دنیا میں غذا کی کمی کا شکوہ ہورہا ہے، ہزاروں بچے روزانہ بھوک یا غذائی کمی سے موت کے منہ میں جارہے ہیں اور دوسری طرف رزق کی ناقدری کا حال یہ ہے کہ (آٹھ سالہ قدیم اعداد وشمار کے مطابق) صرف امریکا میں ۵۰ فیصد خوراک کوڑے کی زینت بنتی ہے۔ برطانیہ میں ۲۰ ملین ٹن خوراک ضائع کردی جاتی ہے۔ جاپان میں ۱۰۱.۶ ارب ڈالر مالیت کی خوراک تلف ہوجاتی ہے۔ برصغیر میں کھانا ضائع کرنے کے اپنے ڈھنگ ہیں، جس میں سرفہرست شادی ہے۔ ایک حالیہ جائزے کے مطابق صرف بنگلور میں ہر سال شادیوں میں نوسو پچاس ٹن غذائی اشیاء ضائع ہوجاتی ہیں۔ ہر برس تقریباً اسی ہزار شادیاں ہوتی ہیں اور ہر شادی میں اوسطاً ایک تہائی کھانا ضائع ہوتا ہے۔ یعنی سالانہ تین سو تینتالیس کروڑ روپے کا کھانا شادیوں میں برباد ہوتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے بڑے شہروں میں جس قدر خوراک کا ضیاع ہوتا ہے اس کے دسویں حصے سے دنیا میں بھوک سے مرنے والے لاکھوں افراد کو دو وقت کا کھانا فراہم کیا جاسکتا ہے۔ غذا کو کچرے میں پھینکنے والا انسان اس بات سے لاتعلق ہے کہ ٹھیک اسی لمحے بے شمار انسان بھوک سے مررہے ہیں۔ بھوک سے مرنے والے انسانوں کے اعداد وشمار ہوش ربا ہیں اور دور جدید کے انسان کی بے حسی پر ماتم کناں بھی، صرف شمالی کوریا میں اب تک پچاس لاکھ افراد قحط کے ہاتھوں ہلاک ہوچکے ہیں، اس وقت بھی ۱۵ لاکھ سے زائد انسان افریقی ممالک میں مرنے کے قریب ہیں۔

رزق کی ناقدری اور کھانے کے ضیاع سے متعلق مذکورہ تفصیلات مغربی یا غیر اسلامی ممالک کی تھیں، اب آیئے دیکھتے ہیں کہ دنیا بھر میں اسلامی مملکت کے نام سے شہرت پانے والے سعودی عرب کی کیا حالت زار ہے؟ گزشتہ ماہ اگست کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق سعودی عرب کے وزیر ماحولیات، پانی اور زراعت عبدالرحمٰن بن عبدالمحسن الفضلی نے انکشاف کیا کہ مملکت میں خوراک کے ضیاع کی شرح ۳۳ فیصد سے زیادہ ہوگئی ہے اور مملکت میں سالانہ تقریباً ۴۰ ارب ریال مالیت کی خوراک ضائع کی

جاتی ہے۔وزیر ماحولیات نے کھانے کی خریداری میں توازن،خوراک کے ضیاع کی روک تھام کے لئے باہمی تعاون،خوراک کی قیمت اور اس کے ضیاع واسراف سے بچنے اور خوراک کے تقدس کو یادرکھنے،کھانے کی مقدار کو کم کرنے کے لئے ایک انتہائی موثر طریقہ کار تک پہنچنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔(العربیہ ڈاٹ نٹ)

المختصر: ایک ایسے وقت میں جب کہ دنیا وبائی امراض اور معاشی بحران سے دو چار ہے، اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ خوراک کے تحفظ کے نظام میں بہتری لائی جائے؛ تاکہ کسی بھی قسم کی آفات میں عوام کی خوراک کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ اقوام متحدہ کے ادارہ برائے خوراک وزراعت کے مطابق دنیا بھر میں ہر سال پیدا ہونے والے اناج کا ایک تہائی ضائع کردیا جاتا ہے جبکہ ضائع کردہ کھانے کی مقدار تقریباً ۱.۳ ارب ٹن ہے۔ اگر اس رجحان کو روکا نہ گیا تو ۲۰۳۰ء تک ضائع کردہ کھانے کی مقدار ۲ ارب ٹن سے تجاوز کر جائے گی۔

رزق کی قدردانی اور اسلامی تعلیمات:

رزق عربی زبان کا لفظ ہے،جس کے لغوی معنی "عطا" کے ہیں خواہ دنیاوی عطا ہو یا اخروی۔ عربی زبان میں رزق اللہ تعالیٰ کی ہر عطا کردہ چیز کو کہا جاتا ہے۔مال،علم،طاقت،وقت،اناج سب نعمتیں رزق میں شامل ہے۔غرض ہر وہ چیز جس سے انسان کو کسی نہ کسی اعتبار سے فائدہ پہنچتا ہو وہ رزق ہے۔رزق اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے،جس کی تقسیم کا اختیار اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ تو خود ہی رزاق ہے، مستحکم قوت والا ہے۔" (الذاریات:۵۸) قرآن مجید میں بندوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی نعمتوں سے خوب فائدہ اٹھائیں؛ مگر اعتدال سے تجاوز نہ کریں، ارشاد باری ہے: اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو، بے شک اللہ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتے ہیں۔(الاعراف:۳۱) ایک اور موقع پر فرمایا گیا: "کھاؤ جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں روزی دیں اور اس میں زیادتی نہ کرو کہ تم پر میرا غضب اترے اور جس پر میرا غضب اترا بے شک وہ ہلاک ہوا (جہنم میں گیا)۔" (طٰہٰ:۸۱)

اسلام نے خرچ کرنے میں اعتدال ومیانہ روی کا حکم دیا ہے اور اسراف وفضول خرچی سے منع کیا ہے،اور یہی اس کا مقرر کردہ راستہ ہے،اور اس کی پابندی انہیں لوگوں سے ممکن ہے؛ جن کے پاس قناعت کی دولت اور جذبہ ایمانی ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس گھر تشریف لائے،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ روٹی کا ایک ٹکڑا زمین پر پڑا ہوا ہے،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھایا،صاف کیا پھر کھالیا،اور فرمایا: "عائشہ! اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں تمہاری پڑوسی بن جائیں،ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آؤ (حسنِ سلوک سے پیش نہ آؤ گی تو یہ بھاگ جائیں گی) اور جس قوم سے یہ بھاگ جاتی ہیں،ان کی طرف واپس لوٹ کر نہیں آتیں۔" (ابن ماجہ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ شیطان تمہارے پاس ہر کام کے وقت آجاتا ہے۔یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی آجاتا ہے۔پس جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھالے۔ اس کے ساتھ جو مٹی لگ گئی ہو اسے دور کردے، پھر اسے کھالے اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑے۔ جب فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، پتہ نہیں کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔(مسلم)

طبقات ابن سعد میں ہے کہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو راستے میں چلتے ہوئے ایک انار کا دانہ ملا۔انہوں نے جیسے ہی دیکھا اٹھالیا اور یوں فرمایا: اللہ پاک رزق ضائع کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔یعنی اگر میں نہ اٹھاتی تو یہاں کسی کی نظر نہ پڑتی،اس طرح یہ چیز ضائع ہو جاتی اور رزق کا ضائع ہو جانا میرے اللہ کو پسند نہیں۔معلوم ہوا کہ گرے ہوئے لقمے یا رکھی ہوئی چیزوں کو کھانے اور استعمال کرنے میں ہم لوگ جو عار محسوس کرتے ہیں،یہ عار صحیح نہیں ہے، بلکہ تواضع کی علامت یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ضائع نہ ہونے دے،اسی سے رزق میں اضافہ ہوگا۔

خلاصۂ کلام:

ناقدری رزق کے اس زمانے میں بحیثیت مسلمان ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استحضار رکھیں اور ایک ایک نعمت کی بھرپور قدر کریں۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خلاف معمول ایسے وقت میں گھر سے نکلے کہ جب آپ نہیں نکلتے تھے اور نہ اس وقت آپ سے کوئی ملاقات کرتا تھا،پھر آپ کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچے تو آپ نے پوچھا: ابوبکر! تم یہاں کیسے آئے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اس لئے نکلا تاکہ آپ سے ملاقات کروں اور

آپ کے چہرہ انور کو دیکھوں اور آپ پر سلام پیش کروں، کچھ وقفے کے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے پوچھا: عمر! تم یہاں کیسے آئے؟ اس پر انہوں نے بھوک کی شکایت کی، آپ نے فرمایا: ”مجھے بھی کچھ بھوک لگی ہے، پھر سب مل کر ابوالہیثم بن تیہان انصاری کے گھر پہنچے، ان کے پاس بہت زیادہ کھجور کے درخت اور بکریاں تھیں؛ مگر ان کا کوئی خادم نہیں تھا، ان لوگوں نے ابوالہیثم کو گھر پر نہیں پایا تو ان کی بیوی سے پوچھا: تمہارے شوہر کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لانے گئے ہیں، گفتگو ہو رہی تھی کہ اسی دوران! ابوالہیثم ایک بھری ہوئی مشک لئے آ پہنچے، انہوں نے مشک کو رکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لپٹ گئے اور کہا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، پھر سب کو وہ اپنے باغ میں لے گئے اور ان کے لئے ایک بستر بچھایا پھر کھجور کے درخت کے پاس گئے اور وہاں سے کھجوروں کا گچھا لے کر آئے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا: ”ہمارے لئے اس میں سے تازہ کھجوروں کو چن کر کیوں نہیں لائے؟ عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے چاہا کہ آپ خود ان میں سے چن لیں، یا یہ کہا کہ آپ حضرات پکی کھجوروں کو کچی کھجوروں میں سے خود پسند کر لیں، بہرحال سب نے کھجور کھائی اور ان کے اس لائے ہوئے پانی کو پیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً یہ ان نعمتوں میں سے ہے جن کے بارے میں قیامت کے دن سوال کیا جائے گا اور وہ نعمتیں یہ ہیں: باغ کا ٹھنڈا سایہ، پکی ہوئی عمدہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔“ (بخاری شریف)

نعمتوں کے استحضار کے ساتھ ساتھ اپنے اخراجات میں فضول خرچی سے بچیں! ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ہم خود بھی رزق کی ناقدری نہ کریں اور اپنے زیردستوں کو بھی اس سے بچانے کی فکر کریں، اگر ہم یہ ارادہ کر لیں کہ ہم رزق کی قدر کریں گے تو کتنے غریبوں کی بھوک کا علاج اور ان کے فاقوں کا مداوا ہو سکتا ہے۔ اس وقت اگر مال و دولت کی فراوانی کے زمانے میں ہم رزق کے ضیاع اور بے حرمتی کے نقوش پیش کریں گے تو خدانخواستہ وقت کے گزرنے کے ساتھ کہیں ہم کنگال، غریب اور مفلس نہ ہو جائیں۔ الامان والحفیظ۔☆☆

چوہدری محمد شفیع، چناب نگر

چناب نگر مسلم کالونی میں جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اللہ پاک نے نو کنال زمین سے سرفراز فرمایا اور چار دیواری، عارضی مسجد، مولانا غلام مصطفیٰ زید مجدہ والا مکان تعمیر ہوا اور شمال کی طرف آٹھ کمروں کی لین تعمیر ہوئی۔ مولانا خدا بخشؒ جو ایک عرصہ سے جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر میں خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر بھی مسلم کالونی میں منتقل ہو گیا تو مولانا خدا بخشؒ کے ہم مجلس دو افراد ہوا کرتے تھے۔ چوہدری محمد الیاس گجر، چوہدری محمد شفیعؒ راقم کو بھی بارہا مسلم کالونی میں حاضری کا اتفاق ہوا تو مذکورہ بالا دونوں حضرات مولانا کے ہم پیالہ و ہم نوالہ ہوا کرتے تھے۔ مولانا سمیت انہیں مسلم کالونی کی تثلیث کہا جا سکتا ہے۔

ابتدا میں کالونی میں پلاٹ بہت سستے تھے۔ چند سو روپے میں پانچ سات مرلے کا پلاٹ مل جایا کرتا تھا۔ مولانا موصوف نے درجنوں لوگوں کو پلاٹ دلوائے لیکن اپنے بچوں کے لئے ایک پلاٹ بھی نہ خریدا۔ مولانا کا گزارا صرف مجلس کے وظیفہ پر نہیں ہوتا تھا بلکہ کچھ ایکڑ زمین کے بھی مالک تھے، چاہتے تو کوئی چھوٹا موٹا پلاٹ اپنے لئے بھی خرید سکتے تھے۔ بہرحال میں عرض کر رہا تھا کہ مولانا کے رفقاء کار میں چوہدری محمد الیاس گجر سرفہرست تھے اور چوہدری محمد شفیع بھی کبھی کبھی ہم مجلس ہو جایا کرتے تھے۔ تندرستی کے زمانہ میں مسجد میں حاضری جماعت کے ساتھ نماز معمول رہا، لیکن کافی عرصہ سے نظر نہیں آ رہے تھے، معلوم ہوا کہ بیمار ہیں، اپنی مصروفیات اور کم ہمتی کی وجہ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ معلوم ہوا کہ موصوف ۴ مئی ۲۰۲۱ء مطابق ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۲۲ رمضان المبارک مطابق ۵ مئی ۲۰۲۱ء کو مسلم کالونی کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ان کی نماز جنازہ کی امامت کی۔ جس میں جامعہ کے اساتذہ کرام، طلبا اور سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

بخاریؒ کا جانباز سپاہی

مولانا محمد شعیب کمال

حضرت مولانا عمر پالن پوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ قدرت خوش بخت اور سعادت مند لوگوں کو ختم نبوت کے تحفظ کے لئے منتخب کرتی ہے۔ آج تذکرہ ہے ایسے ہی ایک خوش بخت اور سعادت مند سپاہی کا جس نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

حافظ محمد امین صاحب کا تعلق راجستھان کی سنگھانہ ریاست جے پور سے تھا۔ ۱۹۲۹ء میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ قیام پاکستان کے بعد اپنے خاندان سمیت گوجرہ منتقل ہوگئے۔ کچھ عرصہ گوجرہ میں رہنے کے بعد پھر کراچی منتقل ہوگئے اور بقیہ زندگی یہیں کراچی میں گزاری۔ حافظ محمد امین صاحب کے ایک ماموں کا تعلق مجلس احرار اسلام سے تھا۔ انہی کی نسبت سے مجلس احرار سے قربت پیدا ہوئی اور پھر جیسے جیسے آپ بڑے ہوتے گئے مجلس سے لگاؤ بڑھتا گیا اور ایک وقت آیا کہ آپ ضلع گوجرہ کے نائب صدر منتخب ہوئے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دوران آپ نوجوان تھے اور فیصل آباد کے ایک بس اڈے پر کام کرتے تھے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تربیت کا اثر تھا تحفظ ختم نبوت کے کام سے گہری وابستگی تھی۔ جب تحریک کا آغاز ہوا تو نوکری وغیرہ سب چھوڑ چھاڑ کر تحریک میں شامل ہوگئے۔ آپ نے اس تحریک میں بہت ہی جانفشانی سے کام کیا۔ فیصل آباد، گوجرہ، بہاولپور، رحیم یار خان اور کراچی تک سفر کرتے رہے۔ تحریک کے دوران مولانا مجاہد الحسینیؒ اور مولانا عبدالرحیم اشعرؒ سے بھی قریبی تعلق قائم رہا۔ تحریک میں اتنی خدمات سرانجام دی تھیں کہ جب حکومت وقت نے تمام اکابرین کو گرفتار کرلیا اور ہزاروں کی تعداد میں خدام ختم نبوت شہید ہوگئے تو بھی آخر دم تک تحریک سے وابستہ رہے اور روپوشی کی حالت میں بھی کام کرتے رہے۔ آپ نے ۱۹۷۴ء کی تحریک میں بھی فعال کردار ادا کیا۔ مئی ۱۹۷۴ء میں جب نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کو قادیانیوں نے مارا پیٹا تو نتیجے میں تحریک کا آغاز ہوا۔ حافظ صاحب ان دنوں گوجرہ کی غلہ منڈی میں تھے۔ منڈی میں تاجروں کا اجلاس ہوا اور فیصلہ ہوا کہ ہم بھی اس تحریک کا حصہ بنیں گے۔ حافظ صاحب نے تانگے پر اسپیکر فٹ کروایا اور منڈی کے تاجروں کو لے کر جلوس کی شکل میں منڈی سے باہر جانے لگے ابھی شمالی دروازے کے اندر ہی تھے کہ کسی نے اطلاع دی کہ قادیانیوں کے مرکز کو کسی نے آگ لگادی، حافظ صاحب نے اسپیکر پر اعلان کردیا کہ یہ ہمارا پروگرام نہیں ہے نہ ہم کسی کے گھر کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں نہ ہی کسی کے مرکز کو۔ ہم پُرامن لوگ ہیں اور ہمارے مطالبات حکومت سے ہیں۔ اسی وقت پولیس کے اہلکار وہاں پہنچے اور انہوں نے آگ پر قابو پالیا۔ حافظ صاحب جلوس کو لے کر قائداعظم روڈ سے تھانہ بازار کے سامنے سے گزر کر لائبریری گراؤنڈ پہنچے اور جلسہ کیا۔

حافظ صاحب کا بیعت کا تعلق شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ سے تھا۔ آپ بچپن سے ہی شاہ صاحب سے عقیدت رکھتے تھے۔ آپ نے ساری زندگی سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا عبدالرحیم اشعر اور شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے بزرگوں کی صحبت میں گزاری ہے۔ ان بزرگوں کا فیض حافظ صاحب کے انگ انگ سے جھلکتا تھا۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر ۹۲ سال تھی اور عمر کے اس حصے میں بھی کبھی نماز قضا نہیں کی۔ انہی اکابر کی صحبت کا اثر تھا کہ آپ ہمیشہ عقیدہ ختم نبوت کے لئے سرگرم رہے۔ عمر کے آخری ایام میں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے دفتر تسلسل کے ساتھ تشریف لاتے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احباب سے بہت ہی شفقت اور محبت سے پیش آتے کافی وقت دفتر میں گزارا کرتے اور جب ضعف بہت ہی زیادہ ہوگیا اور چلنا پھرنا بالکل بند ہوگیا تو حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کو خود فون کر کے بلاتے تھے۔

بخاریؒ کا یہ جانباز سپاہی ساری زندگی عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے آخر کار ۱۳؍اگست ۲۰۲۱ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔ جنازے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے پڑھائی جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شرقی کے ذمہ دار محمد مولانا رضوان، ضلع جنوبی کے ذمہ دار مولانا کلیم اللہ نعمان، ضلع غربی کی نمائندگی کرتے ہوئے راقم، حلقہ اورنگی کے ذمہ دار مولانا محمد وسیم اور دیگر کارکنان بھی جنازے میں شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ ☆☆☆

تحفظ ختم نبوت کے لئے

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی خدماتِ جلیلہ

آخری قسط

حافظ خرم شہزاد، گوجرانوالہ

’’قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت‘‘

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی ایک معرکۃ الآراء کتاب ’’قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت‘‘ ہے جو عقیدہ ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے موضوعات پر ایک ہزار کتابوں کی فہرست اور تبصروں پر مشتمل ہے۔ اس مجموعے کی ترتیب اور کتب کی تلاش و دریافت کے لئے کیا محنت اور مشقت اٹھانی پڑی، حضرت مولانا کی اپنی زبانی سنئے:

’’اللہ رب العزت کا فضل واحسان ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی لائبریری میں ردقادیانیت پر اتنا مواد ہے کہ دنیا میں کسی بھی دینی جماعت وادارے کے ہاں اتنی تعداد میں کتابیں اس عنوان پر نہیں ہیں۔ اس عنوان پر عالمی مجلس کو یہ اعزاز وانفرادیت حاصل ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی واقعہ ہے کہ جس کسی کے ہاں بھی ردقادیانیت پر دس کتابیں ہیں تو ان میں دوایسی ضرور ہوں گی جو عالمی مجلس کے ہاں نہیں ہیں۔ اس سے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ امت محمدیہ نے ردقادیانیت پر کتنا قلمی کام کیا ہے۔ تقریباً آٹھ صد(۸۰۰) کتابیں تو مجھے اپنے دفتر کی لائبریری سے مل گئیں۔ ان پر کام شروع کیا، بعض کتابیں ایسی دلچسپ کہ ایک ایک کتاب نے میرا گھنٹوں وقت لیا۔ اللہ رب العزت کا فضل واحسان ہے کہ بعض دفعہ پوری پوری رات جاگ کر کام کیا۔ اس دوران ملکی وغیر ملکی تبلیغی سفر بھی جاری رہے۔ دفتری، گھریلو اور جماعتی ذمہ داریوں کو بھی پورا کیا اور یہ کام بھی ہوتا رہا۔

اب مزید کتابوں کے حصول کے لئے اندرون ملک سفر شروع کئے۔ اسلامی تحقیقاتی کونسل اسلام آباد کی لائبریری، لائبریری مولانا صدرالدین رفاعی (راولپنڈی)، دیال سنگھ لائبریری، پنجاب پبلک لائبریری لاہور، سینٹرل لائبریری بہاول پور، مولانا محمد شفیع صاحب مرحوم کی لائبریری (سنکھترہ، سیالکوٹ)، انجمن ترقی اردو لائبریری، خالد اسحاق لائبریری، دارالعلوم کراچی لائبریری، ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ لائبریری، دارِ بنی ہاشم ملتان سید کفیل شاہ بخاری کی لائبریری، حزب الاحناف بھیرہ لائبریری، مولانا عزیزالرحمٰن خورشید بھیروی کی لائبریری، مولانا منظور احمد الحسینی کراچی کی لائبریری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مسلم کالونی صدیق آباد چناب نگر (سابق ربوہ) میں بخاری لائبریری سے فقیر نے خود جاکر استفادہ کیا۔ ننکانہ صاحب جناب مکرم محمد متین خالد اور چونیاں قصور سے جناب میاں محبوب الٰہی قادری انجینئرز نے اپنی کتب ڈاک سے مجھے استفادہ کے لئے ملتان دفتر بجھوادیں۔

اس کے باوجود بھی مطلوبہ تعداد پوری نہ ہوئی۔ تو ہفتہ وار ختم نبوت کراچی و ہفتہ وار لولاک فیصل آباد میں اشتہار دیئے۔ انتساب کے عنوان سے عرض کرچکا ہوں کہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے حضرت اقدس مولانا سید محمد علی مونگیریؒ نے ’’حفاظت ایمان کی کتابیں‘‘ کے نام سے کتاب مرتب فرمائی تھی۔ انتہائی کوشش کے باوجود ’’نقش اول‘‘ بھی نہ حاصل کرپایا۔ مکرم عبدالرحمٰن باوا ایڈیٹر ہفتہ وار ختم نبوت کراچی نے انڈیا، ڈابھیل اور دارالعلوم دیوبند کی لائبریریوں سے ردِ قادیانیت کتب کی فہرست مہیا کی۔ خدابخش لائبریری پٹنہ، لائبریری خانقاہ مونگیر، لائبریری تھانہ بھون، لائبریری دارالعلوم دیوبند، عثمانیہ آصفیہ لائبریری حیدرآباد دکن سے استفادہ کے لئے انڈیا کا پچھلے سال ویزا حاصل کیا مگر حضرت الامیر حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحبؒ کے حکم پر برطانیہ کے سفر کے باعث انڈیا نہ جاسکا، اگر یہ سفر ہوجاتا تو فہرست میں کہیں زیادہ

قابل قدر اضافہ ہوجاتا۔

لائبریری میں جاکر کہیں تو اتنی خوشی ہوئی کہ اپنے جذبات پر قابو پانا مشکل ہوگیا اور بعض جگہ اتنا صدمہ ہوا کہ جان بچانی مشکل ہوگئی۔ ایک ادارہ نے سنہ ۱۹۳۵ء میں ایک کتاب شائع کی تھی مجھے اس کے حصول کے لئے اس ادارہ میں جانا پڑا۔ دور دراز کا سفر کرکے گیا، انتہائی عمدہ لائبریری مگر ان کی اپنی شائع کردہ کتاب ان کے ہاں بھی موجود نہ پاکر جو میرے احساسات پر بیتی اس کی کہانی الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ ایک دوسری لائبریری میں جاکر کتابوں کی خستہ حالت دیکھی تو پوری رات استغفار کرتا رہا۔ کرم خوردہ، سیم زدہ، بوسیدہ اوراق شاید چھ ماہ تک مزید ان کی ورق گردانی نہ ہوتی تو بلامبالغہ یہ ضائع ہوجاتیں یہ کتابیں ملتان دفتر لاکر فوٹو حاصل کئے، اصل کتب کی عمدہ جلدیں دفتر کے خرچہ سے تیار کرکے ان کو ڈاک سے بھجوائیں۔ غرضیکہ یوں ایک ہزار کتاب کے تعارف پر کام مکمل ہوا ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے رسالہ ’’قائد قادیان‘‘ میں ردقادیانیت کتب کی مجموعی تعداد ایک سو بارہ (۱۱۲) ہے۔ مگر مجھے ان کتابوں سے صرف باون (۵۲) کتابیں میسر آئیں۔ اس لحاظ سے گویا تقریباً پچاس فیصد کام فقیر کر پایا۔‘‘ (قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت، صفحہ:۵۳،۵۴)

مذکورہ کتاب کے باب اول میں ’’ختم نبوت‘‘ کے موضوع پر اناسی (۷۹) کتب، باب دوم ’’حیات عیسیٰ علیہ السلام‘‘ کے موضوع پر اناسی (۷۹) کتب، باب سوم ’’کذب مرزا‘‘ کے موضوع پر پانچ سو آٹھ (۵۰۸) کتب، باب چہارم ’’قادیانیت کے خلاف فتاویٰ جات‘‘ کے موضوع پر چوالیس (۴۴) کتب، باب پنجم ’’قادیانیوں کے خلاف مناظرہ و مباہلہ‘‘ کے عنوان پر اٹھاون (۵۸) کتب، باب ششم میں ’’مرزائیوں کا قانونی احتساب‘‘ کے موضوع پر تینتیس (۳۳) کتب، باب ہفتم میں ’’مرزائیت کا سیاسی احتساب‘‘ کے عنوان سے ایک سو تریسٹھ (۱۶۳) کتب جبکہ ’’مرزائیت اپنے کریکٹر و کردار کے آئینہ میں‘‘ کے موضوع پر چھبیس (۲۶) کتابوں پر مشتمل کل ایک ہزار کتابوں کے نام، مصنفین، صفحات، سن اشاعت اور ہر کتاب پر مختصر تبصرہ شامل ہے۔ اس شاندار اور حوالہ جاتی راہنماء کتاب کی تالیف پر حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ کو جتنا بھی خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

’’خاکے اور تذکرے‘‘

تذکرہ و خاکہ نگاری بھی مستقل ایک فن کا درجہ رکھتا ہے مگر اس میں بھی حضرت مولانا اللہ وسایا کو خاص مہارت، ملکہ اور ید طولیٰ حاصل ہے، اپنے ہم عصر رفقاء، اکابر و مشائخ، علماء و فضلاء کی شخصیات کا تعارف اور ان کی خدمات کا تذکرہ وہ جس انداز سے کرتے ہیں کہ پڑھنے والا پڑھتا ہی چلا جاتا ہے جب تک کہ تحریر کا خاتمہ نہ ہوجائے۔ ’’غم ہائے فراق‘‘ کے عنوان سے حضرت مولانا لکھتے ہیں:

’’کوئی جماعتی بزرگ، عالم دین، ساتھی، دوست یا مجلس کا رکن فوت ہوجائے تو فقیر ان پر تعزیتی مضمون لکھتا ہے اور یہ عالم آخرت کو سدھارنے والے کا پسماندگان پر حق ہوتا ہے کہ مرحوم کے ذکر خیر سے اپنا فرض وقرض ادا کریں۔ یہ تو یاد نہیں کہ فقیر نے کب سے تعزیتی مضامین کا سلسلہ شروع کیا اور کتنے حضرات پر تعزیتی مضامین لکھے۔ لیکن اتنی بات متعین ہے کہ فقیر نے اپنی تبلیغی زندگی میں تقریباً اپنے فوت شدہ حضرات پر بہرحال کچھ نہ کچھ تحریر کیا۔ ان تعزیتی تحریرات کو دو قسم پر تقسیم کیا جاسکتا ہے: ا۔ بعض حضرات پر صرف تعزیتی نوٹ لکھا اور تعزیتی کلمات و دعائیہ جملوں پر اکتفاء کیا۔ اس قسم کی تحریرات کی تعداد یقیناً سینکڑوں سے بھی زیادہ ہے، ۲۔ بعض حضرات پر تعزیتی مضامین لکھے اور ان مضامین میں کوشش کی کہ صاحب مضمون کی زندگی اور خدمات کا پورا نقشہ اس میں آجائے۔ آج کل کی تحریری دنیا میں اسے ’’خاکہ‘‘ کہتے ہیں۔‘‘

(ماہنامہ لولاک، جنوری ۲۰۰۶ء)

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے جن شخصیات پر تعزیتی مضامین لکھے انہیں بعد میں مستقل کتابی صورتوں میں بھی شائع کیا گیا، ’’فراق یاراں‘‘، ’’یادِ دلبراں‘‘، ’’تذکرہ مجاہدین ختم نبوت‘‘، ’’چمنستانِ ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ‘‘ اور ’’گلستانِ ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ‘‘ نامی کتب انہی تعزیتی مضامین پر مشتمل ہیں۔ حضرت مولانا نے حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے تذکروں اور خدمات پر الگ مستقل ضخیم کتابیں بھی تالیف فرمائیں۔

”قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے“

حضرت مولانا اللہ وسایا جہاں ایک مبلغ و سفیر ختم نبوت، صاحب علم وقلم ہیں وہیں ایک کامیاب مناظر ختم نبوت بھی ہیں۔ قادیانیوں کو دعوت وتبلیغ کے علاوہ انہوں نے قادیانی مربیوں اور مبلغوں سے مناظرے بھی کئے اور ان کے سامنے ختم نبوت کی حقانیت کو آشکار کیا۔ مجاہد ختم نبوت جناب متین خالد صاحب نے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کے مناظروں کو کتابی صورت میں جمع کیا ہے جو مبلغین، علماء، خطباء اور محققین کے لئے بیش بہا خزانہ ہے۔ کتاب میں قادیانی مربیوں سے آٹھ (۸) مناظروں کی روداد اور آخر میں مرزا طاہر احمد کے نام مباہلے کا چیلنج قبول کرنے کا کھلا خط شامل ہے۔ جناب متین خالد لکھتے ہیں:

”میں نے ان (حضرت مولانا اللہ وسایا) کے ایسے کئی مناظرے خود دیکھے اور سنے ہیں۔ بڑے بڑے قادیانی مبلغین ان سے گفتگو کرتے ہچکچاتے گھبراتے بلکہ سٹپٹاتے دیکھے گئے ہیں۔ جب میں قادیانی مناظرین کو مولانا کے دلائل کی تاب نہ لاتے ہوئے میدان سے فرار ہوتے دیکھتا تو بے ساختہ قرآن کی ایک آیت کا یہ ٹکڑا میرے ذہن میں تازہ ہوجاتا: ”وقل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا“ سچ تو یہ ہے کہ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ عصر حاضر میں وکیل صداقت ہیں۔ وکیلانِ صداقت ہی کو اکثر قتیلانِ صداقت ہونے کا اعزاز وافتخار حاصل ہوا کرتا ہے، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے خونِ شہادت سے روشن شاہراہ پر جرأت مندانہ اور دلاورانہ انداز میں گامزن ہیں۔ ان کا لسانی، قلمی اور عملی جہاد جاری وساری ہے: ”قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے“ ایسے ہی حقائق آفریں اور چشم کشا مناظروں کی فکر انگیز روداد ہے۔ میں تو اسے اردو میں دینی ادب کی ایک منفرد رپورتاژ سے تعبیر کرنے پر مجبور ہوں۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی سادہ لیکن علمی گفتگو، سلیس مگر دلوں میں اتر جانے والے طرز استدلال کا کمال یہ ہے کہ یہودیت کے چربہ مذہب قادیانیت کا بودا پن بتدریج راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہوتا نظر آتا ہے۔ بلاشبہ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، علامہ اقبالؒ کے ان اشعار کی چلتی پھرتی تفسیر ہیں:

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان، نئی آن
گفتار میں، کردار میں، اللہ کی برہان
ہمسایہ جبریل امین بندہ خاکی
ہے اس کا نشیمن نہ بخارا نہ بدخشاں
فطرت کا سرود ازلی اس کے شب و روز
آہنگ میں یکتا صفت سورۃ الرحمٰن
جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو، وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں، وہ طوفان

(قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے، صفحہ ۱۲، ۱۳)

”خطبات شاہین ختم نبوت“

حضرت مولانا تحریر اور قلم کے بادشاہ ہیں ہی مگر تقریر اور خطابت میں بھی اپنی مثال آپ ہیں۔ حال ہی میں ”خطبات شاہین ختم نبوت“ کے نام سے دوجلدوں میں ان کے وقیع خطبات شائع ہوکر منظر عام پر آئے ہیں، جنہیں حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا محمد بلال، مولانا محمد یوسف ماما اور مولانا منور حسین سورتی نے ترتیب دیا ہے۔ پہلی جلد مختلف موضوعات پر انیس (۱۹) گرانقدر خطبات اور دوسری جلد ۱۹۸۵ء میں باٹلی میں ردقادیانیت پر دیئے گئے لیکچرز پر مشتمل ہے، اللہ کرے خطبات کا یہ سلسلہ مزید جاری رہے اور امت حضرت کے علوم وفیوض سے مستفید ہوتی رہے۔ حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے کیا ہی خوب تبصرہ کیا ہے کہ:

”حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا تعارف ہی ختم نبوت ہے۔ آئندہ کئی صدیوں تک اس محاذ پر کام کرنے والے آپ کے کئے ہوئے کام کے محتاج رہیں گے۔ کئی نسلوں تک ان لازوال خدمات کو یاد رکھا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ! آپ کی ساری زندگی چونکہ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرتے گزری ہے، اس لئے اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اس تحریکی دور میں کی جانے والی آپ کی منفرد اور دل لبھانے والی علمی تقاریر کو جمع کرکے کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ عزیزم مولوی محمد بلال نے دو، تین سال کی لگاتار محنت سے اس اہم کام کو سرانجام دے کر اس محاذ پر کام کرنے والوں کے لئے بہت ہی بہترین تیار شدہ مواد سامنے رکھ دیا ہے جس پر وہ ہم سب کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں۔“

(خطبات شاہین ختم نبوت، جلد اول، صفحہ ۳۲)

”صحافتی خدمات پر ایک نظر“

گران قدر علمی، فکری اور تحقیقی تصنیفات کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی صحافتی اور دینی ادبی خدمات بھی بے مثال ہیں۔ انٹرنیٹ پر موجود ماہنامہ لولاک ملتان اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کی فائلوں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت مولانا مدظلہ نے لکھنے کا حق ادا کیا ہے۔ حالاتِ حاضرہ پر بے لاگ اداریے اور

تجزیے، قادیانیت کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں کا بروقت تعاقب، گرانقدر علمی و تحقیقی مقالات، ہم عصر رفقاء اور شخصیات پر تعزیتی مضامین، قادیانیوں کی طرف سے سوالات کے مدلل جوابات، مشاہیر کی خدماتِ ختم نبوت، ملکی و بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنسوں، سالانہ ختم نبوت کورسز اور جماعتی اجلاسات کی رپورٹس، کتابوں پر تبصرے اور متفرق موضوعات پر مشتمل مذکورہ رسائل کی فائلیں بھری پڑی ہیں۔ جس سے ہر پڑھا لکھا طبقہ چوبیس گھنٹے، پورا ہفتہ، مہینہ اور سارا سال جس وقت بھی چاہے استفادہ کرسکتا ہے۔ ان مضامین اور مقالات کو اگر کتابی صورت میں جمع کردیا جائے تو اس کی کئی جلدیں منظر عام پر آسکتی ہیں۔ www.laulak.info.com اور www.amtkn.com سائٹس پر مذکورہ رسائل سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے علم و عمر میں برکت اور صحت و عافیت والی طویل عمر عطا فرمائیں اور ان کے علوم سے ہم سب کو فیض یاب فرمائیں۔ آمین یارب العالمین!

(نوٹ! ابھی یہ سطور لکھی جاری تھیں کہ یہ خبر غم سننے کو ملی کہ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے جواں سال بڑے فرزند اور مدرسہ عربیہ چناب نگر کے استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد احمد صاحب چناب نگر میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی کامل مغفرت اور درجات بلند فرمائیں اور حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کو صبر اور استقامت سے نوازیں، آمین یا ارحم الراحمین۔)

تصویر وفا

تحفظ ناموس رسالت کے عظیم محاذ کا ایک جگردار اور سربکف سپاہی...... طالع مند...... سریاں والا بازار...... محلہ سرفروشاں...... رنگ محل لاہور...... دسمبر ۱۹۰۸ء...... نہایت خوبرو...... جسم سڈول...... قد میانہ...... رنگت سرخ و سپید...... پیشانی کشادہ اور پرنور...... آنکھیں عقابی...... ناک ستواں...... ہونٹ باریک...... بال سیاہ اور چمکدار...... گردن پروقار...... مسکراتے رخسار...... چہرہ گلنار...... نین نقش تابدار...... انتہائی خوددار...... خوش گفتار...... پیکر عجز و انکسار...... بہادر و جری...... سراپا وجاہت و صباحت کا مرقع...... تعلیم واجبی...... ذریعہ معاش نجاری...... منگنی...... کوہاٹ...... ۱۹۲۹ء لاہور...... آریہ سماج...... شدھی، سنگھٹن...... پنڈت چموپتی...... ستیارتھ پرکاش...... راج پال...... گستاخانہ مواد پر مبنی کتاب...... توہین رسالت کا ناقابل برداشت اور سنگین ارتکاب...... ردعمل...... اشتعال...... غم و غصہ...... جلسے جلوس...... احتجاج...... قاتلانہ حملہ...... غازی خدا بخش اکو جہا...... غازی عبدالعزیز...... سوامی ستیانند...... تاریخ ساز احتجاجی جلسہ...... مزار شاہ غوث محمدؒ...... احاطہ شاہ عبدالرحیم...... سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی شعلہ نوائی...... بھائی محمد دین...... خواب...... شیدا...... قرعہ اندازی...... فاتح...... ۶/اپریل ۱۹۲۹ء...... آتما کباڑیا...... خنجر نما چھری...... ہسپتال روڈ...... مزار قطب الدین ایبک...... راجپال پبلشرز...... عشق کی اک جست نے طے کردیا قصہ تمام...... خس کم جہاں پاک...... قادیانی ہرزہ سرائی...... گرفتاری...... مقدمہ...... سیشن کورٹ...... دلیرانہ اقبال اقدام...... ۲۲/مئی ۱۹۲۹ء...... سزائے موت...... اپیل...... ہائی کورٹ...... قائداعظم محمد علی جناحؒ...... ناقابل تردید دلائل...... پریوی کونسل لندن...... اپیل نامنظور...... میانوالی...... آخری ۲۷ دن...... بیرک نمبر ۶...... چکی نمبر ۱۰...... حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ...... استاد عشق لہر...... نواب آف کالاباغ...... ۲۹/اکتوبر ۱۹۲۹ء...... وزن کا بڑھنا...... یہ حوصلہ اگر ہے تو دیوانگی میں ہے...... کشف و کرامات...... آخری ملاقات...... جذباتی کیفیات...... تاریخی لمحات...... پراثر نصیحتیں...... مبارک وصیتیں...... ۳۰/اکتوبر ۱۹۲۹ء...... زیارت النبی بحالت بیداری...... شہادت...... خاموش تدفین...... مظاہرے...... مسلم اخبارات و جرائد متحرک...... مولانا ظفر علی خانؒ...... زمیندار...... مولانا محمد علی جوہرؒ...... ۱۵/نومبر ۱۹۲۹ء...... میت کی واپسی...... فقیدالمثال جنازہ...... یونیورسٹی گراؤنڈ چوبرجی...... خلائق و ملائکہ کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر...... زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اُن کے نام پر...... مولانا محمد شمس الدینؒ...... حضرت پیر جماعت علی شاہؒ...... علامہ محمد اقبالؒ کی تڑپ...... اسیں گلاں ای کردے رہ گئے، تے ترکھاناں دا منڈا بازی لے گیا...... یادگار تدفین قبرستان میانی...... جنت مکانی...... دو قومی نظریہ کی صداقت...... امت مسلمہ کا ہیرو...... عزیمت و عظمت کا امین...... جذبہ معاذ و معوذ کا ترجمان...... مستقبل کا تاریخ ساز عنوان...... ہر گستاخ رسول کے نشیمن کے لئے برق بے اماں...... اس سے لرزہ براندام گستاخان رسول...... امت مسلمہ کے لئے سرمایہ افتخار...... عاشقان رسول کے لئے وجہ قرار...... صدق و وفا کا شاہکار...... استقامت کا کہسار...... تنہا بھی لشکر جرار...... نعرہ حیدر کرارؓ...... رحمت پروردگار...... مردان حق کا تبسم...... حکمت و ادراک کا امام...... دین قیم کی آبرو کا محافظ...... دار و رسن سے بے خوف...... دینی غیرت و حمیت کا خوبصورت استعارہ...... لا یؤمن احد کم حتی اکون...... شہید محبت...... بل احیاء ولکن لاتشعرون...... اگر یہ تمام محاسن اور خوبیاں تصور کے پردہ سکرین پر شخصی روپ میں ابھر آئیں تو غازی علم الدین شہیدؒ کے پیکر میں ڈھل جاتی ہیں۔ ''خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را''

(محمد متین خالد)

عقیدۂ ختم نبوت.... قرآن واحادیث کی روشنی میں

پانچویں قسط

پروفیسر ایم نذیر احمد تشنہ

احادیث سے ''خاتم النبیین'' ہونے کا ثبوت:

ان آیات کی تفسیر مندرجہ ذیل احادیث میں ملتی ہے:

۱:... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس نے بہت حسین وجمیل ایک گھر بنایا، مگر اس کے کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس گھر کے گرد گھومنے لگے اور تعجب سے یہ کہنے لگے، اس نے یہ اینٹ کیوں نہ رکھی آپ نے فرمایا: میں (قصرِ نبوت کی) وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔'' (صحیح البخاری، رقم الحدیث:۳۵۳۵، صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۲۸۶، السنن الکبریٰ رقم الحدیث: ۱۱۴۲۲، مسند احمد رقم الحدیث:۹۰۴۷، عالم الکتب)

۲:... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے میرے لئے تمام روئے زمین کو لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق اور مغارب کو دیکھ لیا۔ (الی قولہ) عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ نبی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔'' (سنن ابوداؤد رقم الحدیث:۴۲۵۲، صحیح مسلم رقم الحدیث:۲۸۸۹، سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۲۰۷، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۹۵۲، صحیح البخاری رقم الحدیث:۷۱۲۱) میں ہے عنقریب تیس کذاب نکلیں گے، ان میں سے ہر ایک کا زعم ہوگا کہ وہ رسول اللہ ہے۔

۳:... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثل اس شخص کی طرح ہے جس نے گھر بنا کر مکمل کیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس میں آیا اور میں نے اس اینٹ کو رکھ کر اس گھر کو مکمل کر دیا۔'' (مسند احمد، ج:۳، ص:۹) حافظ زین نے کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے، (حاشیہ مسند احمد رقم الحدیث:۱۱۰۰۹، دارالحدیث قاہرہ، ۱۴۱۲ھ)

۴:... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے چھ وجوہ سے انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے: (۱) مجھے جوامع الکلام عطا کئے گئے ہیں، (۲) اور رعب سے میری مدد کی گئی، (۳) اور میرے لئے غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے، (۴) اور تمام روئے زمین کو میرے لئے آلۂ طہارت اور نماز کی جگہ بنا دیا گیا ہے، (۵) اور مجھے تمام مخلوق کی طرف (نبی بنا کر) بھیجا گیا ہے، اور (۶) اور مجھ پر نبیوں کو ختم کیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم رقم الحدیث:۵۲۳، سنن الترمذی رقم الحدیث ۱۵۵۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۵۶۷، مسند احمد، ج:۲، ص:۴۱۲)

۵:... حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا: تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے لئے ہارون (علیہ السلام) ہے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث:۴۴۱۶، معجم الکبیر رقم الحدیث:۳۳۴، ۲۰۳۵، ۳۰۲۶، المستدرک، ج:۳، ص:۱۰۹ قدیم، ۴۵۷۵، جدید سنن بیہقی، ج:۹، ص:۴۰، صحیح ابن حبان رقم الحدیث:۶۹۲۷، مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث: ۹۷۴۵، مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۱۲، ص:۶۰)

۶:... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کا ملکی انتظام ان کے انبیاء کرام کرتے تھے، جب بھی کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کا قائم مقام دوسرا نبی ہو جاتا اور بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میرے بعد بکثرت خلفاء ہوں گے۔'' (صحیح البخاری رقم الحدیث:۳۴۵۵، صحیح مسلم رقم الحدیث:۱۸۴۲، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۲۸۷۱، مسند احمد رقم الحدیث:۷۹۹۷، عالم الکتب بیروت)

۷:... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:”بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہوچکی ہے، پس میرے بعد کوئی نبی ہوگا نہ رسول۔“ (سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۲۷۲، مسند احمد، ج:۳، ص:۲۶۷، مسند ابویعلیٰ رقم الحدیث:۳۹۴۷، المستدرک، ج:۴، ص:۳۹۱)

۸:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:”ہم آخر ہیں اور قیامت کے دن سابق ہوں گے۔“ (صحیح البخاری رقم الحدیث:۸۷۶، صحیح مسلم رقم الحدیث:۸۵۵، سنن النسائی رقم الحدیث:۱۳۶۷)

۹:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:”میں آخرالانبیاء ہوں اور میری مسجد آخرالمساجد ہے (یعنی آخر مساجد الانبیاء ہے)۔“ (صحیح مسلم رقم الحدیث بلاتکرار:۱۳۹۴، الرقم المسلسل:۳۳۱۷)

۱۰:... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:”میں پیدائش میں سب سے پہلا ہوں اور بعثت میں سب سے آخر ہوں۔“ (کنزالعمال رقم الحدیث:۳۱۹۱۶، ۳۲۱۲۶)

۱۱:... حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:”بے شک میں اللہ کے نزدیک خاتم النبیین تھا اور بے شک (اس وقت) آدم (علیہ السلام) اپنی مٹی میں گندھے ہوئے تھے۔“ (مسند احمد، ج:۴، ص:۱۲۷، المعجم الکبیر، ج:۱۸، رقم الحدیث:۲۵۲، مسندالبزار رقم الحدیث:۲۳۶۵)

۱۲:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث کے آخر میں بیان کرتے ہیں لوگ (سیّدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہیں گے:”یا محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں، اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے بظاہر خلاف اولیٰ سب کاموں کی مغفرت کردی ہے، اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے۔“ (صحیح البخاری رقم الحدیث:۴۷۱۲، صحیح مسلم رقم الحدیث:۱۹۴، سنن الترمذی رقم الحدیث:۲۴۳۴، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث:۳۳۰۷)

۱۳:... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:”میں تمام رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور فخر نہیں۔“ (سنن الدارمی رقم الحدیث:۵۰، کنزالعمال، رقم الحدیث:۳۱۸۸۳)

۱۴:... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے گویا ہمیں رخصت فرمارہے ہوں پھر تین بار فرمایا:”میں محمد! نبی اُمّی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“ (مسند احمد، ج:۲، ص:۱۷۲، احمد شاکر نے کہا:اس کی سند حسن ہے، حاشیہ مسند احمد رقم الحدیث:۶۶۰۲، دارالحدیث قاہرہ)

۱۵:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث معراج میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء کرام علیہم السلام کے سامنے فرمایا:”تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے رحمت للعالمین بنایا اور تمام لوگوں کے لئے بشیر ونذیر بنایا، مجھ پر قرآن مجید نازل کیا جس میں ہر چیز کا بیان ہے اور میری امت کو خیر امت بنایا جو لوگوں کے نفع کے لئے بنائی گئی ہے اور میری امت کو معتدل امت بنایا اور میری امت کو اور میری امت کو اول اور آخر بنایا اور اس نے میرا سینہ کھول دیا میرا بوجھ اتار دیا اور میرے لئے میرا ذکر بلند کیا اور مجھ کو افتتاح کرنے والا اور (نبیوں کو) ختم کرنے والا بنایا۔“ (مسند البزار رقم الحدیث:۵۵، مجمع الزوائد، ج:۱، ص:۷۱)

۱۶:... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حدیث معراج میں بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس پہنچے، آپ نے اپنی سواری کو ایک بڑے پتھر کے ساتھ باندھ دیا، پھر آپ نے مسجد میں داخل ہوکر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی، نماز کے بعد نبیوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ (المواہب اللدنیہ، ج:۲، ص:۳۶۲، دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۶ھ)

۱۷:... حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین تھے۔“ (سنن الترمذی رقم الحدیث:۳۶۳۸، شمائل ترمذی رقم الحدیث:۱۹_۷، مصنف ابن ابی شیبہ، ج:۱۱ ص:۵۱۲، دلائل النبوۃ، ج:۱، ص:۲۶۹، شرح السنۃ، رقم الحدیث:۳۶۵۰)

۱۸:... حضرت ابوامامہ باہلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (فتنہ دجال سے متعلق ایک طویل حدیث میں) فرمایا:”میں آخری نبی ہوں اور تم

آخری امت ہو۔‘‘ (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۴۰۷۷)

۱۹:... حضرت ابوقتیلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا: ’’میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے، سو تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینے کے روزے رکھو، اپنے حکام کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔‘‘ (المعجم الکبیر، ج:۲۲، رقم الحدیث: ۷۹۷، ج:۹، رقم الحدیث: ۵۷۳۵، ۷۶۱۷)

۲۰:... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اے ابوذر! پہلے رسول آدم (علیہ السلام) ہیں اور آخری رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔‘‘ (کنزالعمال رقم الحدیث: ۳۲۲۶۹)

۲۱:... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر (رضی اللہ عنہ) بن الخطاب نبی ہوتے۔‘‘ (سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۶۸۶، مسند احمد، ج:۵، ص:۱۵۴، المستدرک، ج:۳، ص:۵۸، المعجم الکبیر، ج:۱۷، رقم الحدیث: ۸۵۷)

۲۲:... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ’’میرے کئی اسماء ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں، اللہ میرے سبب سے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (آخر میں مبعوث ہونے والا) ہوں، جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔‘‘ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۳۵۳۲، صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۳۵۴، سنن الترمذی رقم الحدیث: ۲۸۴۰، سنن الکبریٰ، رقم الحدیث: ۱۱۵۹۰)

۲۳:... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میں احمد ہوں اور محمد ہوں اور حاشر ہوں اور مقفی (سب نبیوں کے بعد مبعوث ہونے والا) ہوں اور خاتم ہوں۔‘‘ (المعجم الصغیر رقم الحدیث: ۱۵۶، مجمع الزوائد رقم الحدیث: ۱۴۰۶۲)

۲۴:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میں قیامت کے ساتھ ان دو انگلیوں کی طرح مبعوث کیا گیا ہوں۔‘‘ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۵۰۵)

۲۵:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز سے فارغ ہوکر فرماتے تھے: ’’کیا تم میں سے کسی ایک نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟ پھر فرماتے میرے بعد نبوت میں سے صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں۔‘‘

(سنن ابوداؤد، رقم الحدیث: ۵۰۱۷)

۲۶:... حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دراز قد تھے اور ان کے بال گھنگھریالے تھے، گویا کہ وہ قبیلہ شنوۃ سے تھے اور ان کے داہنے ہاتھ میں نبوت تھی، مگر ہمارے نبی سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ’’میرے شانوں کے درمیان وہ مہر نبوت ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں پر ہوتی تھی کیونکہ میرے بعد کوئی نبی ہوگا نہ رسول۔‘‘ (المستدرک، ج:۲، ص:۵۷۷، قدیم، المستدرک رقم الحدیث: ۴۱۰۵، جدید، المکتبۃ العربیہ، ۱۴۲۰ھ)

۲۷:... حضرت اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا تھا؟ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کمسنی میں فوت ہوگئے اور اگر ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہنا مقدر ہوتا تو وہ نبی ہوتے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔‘‘ (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۵۱۰، صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۱۹۴)

۲۸:... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو سچے نبی ہوتے۔‘‘ (مسند احمد، ج:۳، ص:۱۳۳، تاریخ دمشق، ج:۳، ص:۶۰۷، رقم الحدیث: ۵۷۹، الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۷۴۵۳، کنزالعمال رقم الحدیث: ۳۲۲۰۴)

۲۹:... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’نبوت میں سے صرف مبشرات باقی بچے ہیں، مسلمانوں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مبشرات کیا ہیں؟، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے خواب۔‘‘

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۶۹۹۰)

(جاری ہے)

خبروں پر ایک نظر

ضلع غربی کراچی میں ختم نبوت کی بہاریں

مولانا محمد شعیب کمال

الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کراچی کے زیراہتمام پورے ضلع میں عشرۂ ختم نبوت کا اہتمام کیا گیا۔ ۲۷؍اگست بروز جمعہ سے عشرۂ ختم نبوت کا آغاز ہوا، جس میں رکشوں اور مساجد میں ۷؍ستمبر سے متعلق آگاہی سے متعلق پینافلیکس لگائے گئے، ضلع بھر کے ۳۴ مقامات پر چھوٹے بڑے جلسے رکھے گئے اور ۷؍ستمبر کو مرکز ختم نبوت کراچی میں ہونے والے مرکزی پروگرام میں قافلوں کی صورت میں شرکت کی گئی۔

۲۷؍اگست بروز جمعہ مغرب کی نماز میں قبا مسجد میٹروول میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، تلاوت اور نعت کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب کمال (راقم) نے مختصر گفتگو کی اور مہمان خصوصی مولانا احسن راجہ صاحب کو دعوت دی، انہوں نے تحریک ختم نبوت کے دوران امت کی جانب سے دی جانے والی قربانیوں پر خوب روشنی ڈالی اور کہا کہ ہمیں ۷؍ستمبر کے اس تاریخی دن کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔ بعدازاں مجلس کے صدر مولانا شیخ عزیزالرحمن صاحب کی دعا پر محفل کا اختتام ہوا۔ اسی دن عشاء کی نماز کے بعد اسلام چوک اورنگی ٹاؤن کی جامع مسجد عبداللہ بن مسعود میں بھی پروگرام ہوا جہاں راقم الحروف اور مولانا احسن راجہ صاحب نے گفتگو کی۔ جبکہ گلشن بہار اورنگی ٹاؤن کی جامع مسجد ارکانیہ میں بھی اس دوران بیان ہوا جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ملیر کے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسحاق مصطفی صاحب نے خطاب کیا۔

۲۸؍اگست ہفتہ کے دن بھی تین پروگرام منعقد ہوئے پہلا پروگرام مغرب کی نماز کے بعد حذیفہ مسجد بلدیہ ٹاؤن سیکٹر ۹ میں ہوا جہاں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی مولانا محمد اعجاز مصطفی صاحب نے خطاب کیا۔ دوسرا پروگرام بھی مغرب کے بعد ہی مدینہ مسجد مستان چالی سائٹ ٹاؤن میں ہوا جہاں استاذ الحدیث مولانا عزیزالرحمن صاحب نے خطاب کیا۔ تیسرا پروگرام حنفیہ مسجد سیکٹر ۱۱ اورنگی ٹاؤن میں عشاء کی نماز کے بعد ہوا۔ اس جلسے میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ اورنگی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد وسیم صاحب سرانجام دے رہے تھے۔ تلاوت حافظ محمد جنید نے کی نعت مولانا محمد عثمان شاکر نے پیش کی۔ بعدازاں راقم الحروف نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح ہم ۶؍ستمبر کے دن کو یاد رکھتے ہیں اس میں تقریبات منعقد کر کے ۶؍ستمبر کے شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اسی طرح ہمیں ۷؍ستمبر کا دن بھی یاد رکھنا چاہیے اور تقریبات منعقد کر کے شہداء ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرنا چاہیے۔ اس کے بعد مولانا محمد اعجاز مصطفی صاحب نے تفصیلی خطاب کیا اور ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے اس تاریخی فیصلے سے پہلے چلنے والی تحریک ختم نبوت کو بیان کیا۔ انہوں نے کہا اس عقیدے کے تحفظ کے لئے مسلمانوں نے بڑی قربانیاں دی ہیں جس طرح ہمارے اسلاف نے اس عقیدے کا تحفظ کر کے اسے ہم تک پہنچایا ہے اسی طرح ہمیں بھی اس عقیدے کا تحفظ کر کے آگے پہنچانا ہے۔

۳۰؍اگست بروز پیر دو پروگرام ہوئے، پہلا پروگرام مغرب کی نماز کے بعد بجلی نگر اورنگی ٹاؤن کی مکی مسجد میں ہوا جس میں مولانا عبدالحمید صاحب نے گفتگو کی جبکہ دوسرا پروگرام عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد الہدیٰ قصبہ کالونی سائٹ ٹاؤن میں ہوا جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا ۷؍ستمبر کا فیصلہ تاریخ پاکستان میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، ہمیں اس دن کو یاد رکھنا چاہیے اور اپنے آنے والی نسلوں کو بتانا چاہیے کہ اس عقیدے کا تحفظ کرتے ہوئے ہمارے اسلاف نے کیا قربانیاں دی ہیں تاکہ اس عقیدے کے اہمیت کا ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو اندازہ ہوسکے۔

۳۱؍اگست منگل کے دن پانچ بیانات ہوئے پہلا بیان مغرب کی نماز کے بعد علی مسجد شیر خان آباد

اورنگی میں ہوا جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ اورنگی کے ساتھی مولانا محمد عثمان شاکر صاحب نے بیان کیا۔ دوسرا بیان غفوریہ مسجد مومن آباد میں ہوا، جہاں مولانا عبدالحیٰ مطمئن نے خطاب کیا۔ تیسرا پروگرام بھی مغرب کی نماز کے بعد فاروق اعظم مسجد نئی آبادی بلدیہ ٹاؤن میں جہاں مولانا محمد صاحب نے بیان کیا۔ چوتھا پروگرام عشاء کی نماز کے بعد الیاس مسجد مومن آباد میں ہوا، جہاں مولانا عبدالحیٰ مطمئن صاحب نے خطاب کیا۔ پانچواں رحمانیہ مسجد بسم اللہ چوک بلدیہ ٹاؤن میں ہوا، جہاں مولانا سلیم اللہ صاحب نے خطاب کیا۔

یکم ستمبر بروز بدھ کے دن تین بیانات ہوئے پہلا بیان عصر کے بعد عمر بن خطاب مسجد یوسف گوٹھ میں مفتی صہیب امین صاحب کا ہوا۔ دوسرا بیان مغرب کی نماز کے بعد قباء مسجد میٹروول نمبر ۲ میں مولانا نذیر صاحب کا ہوا تیسرا بیان عشاء کی نماز کے بعد نورانی مسجد ملک چوک مومن آباد میں ہوا جہاں مولانا احسن راجہ صاحب نے بیان کیا۔

۲/ستمبر بروز جمعرات کو پانچ پروگرام منعقد ہوئے۔ پہلا بیان مغرب کی نماز کے بعد فاروق اعظم مسجد یوسف گوٹھ میں ہوا جہاں مولانا امجد صاحب نے بیان کیا دوسرا بیان مغرب کی نماز کے بعد ہی فاروق اعظم مسجد بلدیہ ٹاؤن سیکٹر ۴/اے میں ہوا، جہاں مولانا عبدالحیٰ مطمئن صاحب نے بیان کیا، تیسرا بیان امیر حمزہ مسجد بلدیہ ٹاؤن سیکٹر ۱۲ میں ہوا، جہاں مفتی فیض الحق صاحب نے بیان کیا۔ چوتھا پروگرام عشاء کی نماز کے بعد ربانی مسجد ضیاء کالونی میں ہوا، جہاں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سائٹ ٹاؤن کے نگران مولانا مشتاق احمد شاہ صاحب انجام دے رہے تھے۔ پہلا بیان مولانا آزاد عالم صاحب کا ہوا، جنہوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس عقیدے کا تحفظ کرتے ہوئے دس ہزار لوگوں نے جام شہادت پیا، لاکھوں لوگ گرفتار ہوئے اس طرح سے اس عقیدے کے تحفظ کے لئے قربانیاں دی گئیں۔ بعد ازاں مولانا رشید احمد صاحب نے گفتگو کی انہوں نے کہا کہ ۷/ستمبر یوم ختم نبوت کی ایک تاریخ ہے ہمارے اکابر کی ایک جہد مسلسل ہے ہمیں بھی ہمہ وقت اس عقیدے کے تحفظ کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ پانچواں پروگرام جامعہ عمر مکہ مسجد بسم اللہ چوک بلدیہ ٹاؤن میں ہوا جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب اور خطیب خوش الحان مولانا احسن راجہ صاحب نے خطاب کئے۔

۳/ستمبر جمعہ کے دن دو جلسے منعقد ہوئے۔ اس دن بارش کی وجہ سے سڑکیں تالاب کا منظر پیش کر رہی تھیں، شدید بارش، پانی اور کیچڑ کے باوجود خدام ختم نبوت نے جن جلسوں کا اعلان کر رکھا تھا انہیں بروقت انہیں مساجد میں مکمل کیا۔ پہلا پروگرام مغرب کی نماز کے بعد اللہ والی مسجد واجد شہید چوک فقیر کالونی میں ہوا جہاں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد عثمان شاکر صاحب سرانجام دے رہے تھے۔ تلاوت اور نعت کے بعد راقم الحروف نے بیان کیا۔ دوسرا پروگرام عشاء کی نماز کے بعد فرید مسجد فرید کالونی میں ہوا۔ جہاں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض راقم نے سرانجام دیئے تلاوت حافظ محمد جنید نے کی۔ مولانا محمد عثمان شاکر نے ترانہ ختم نبوت پیش کیا۔ بعد ازاں مولانا ہارون الرشید صاحب نے خطاب کیا، انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا آغاز قرون اولیٰ سے ہوتا ہے جب صحابہ کرامؓ اس عقیدے کے تحفظ کے لئے برسرپیکار تھے۔ انہوں حضرت خبیب بن زید حضرت ابو مسلم خولانی اور حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہم اجمعین کے واقعات سنا کر سامعین کے ایمان کو تازہ کیا اور کہا کہ انہی صحابہ کرامؓ کی قربانیاں ہمارے اسلاف کے سامنے تھیں جنہوں نے اس دور میں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کیا اور ۷/ستمبر کا یہ عظیم دن وجود میں آیا۔

۴/ستمبر ہفتہ کے دن تین بیانات ہوئے پہلا بیان مغرب کی نماز کے بعد ابوبکر صدیق مسجد یوسف گوٹھ بلدیہ ٹاؤن میں ہوا، جہاں مولانا سلیم اللہ صاحب نے بیان کیا دوسرا بیان عشاء کے بعد صدیقیہ مسجد پری شان چوک سائٹ ٹاؤن میں ہوا جہاں مفتی نذیر صاحب نے بیان کیا۔ تیسرا بیان عشاء کے بعد عائشہ مسجد غازی آباد اورنگی ٹاؤن میں ہوا جہاں راقم الحروف نے بیان کیا۔

۵/ستمبر بروز اتوار کو ضلع غربی کی سرزمین پر کل سات پروگرام ہوئے، جن میں پانچ بیانات اور دو جلسے شامل ہیں۔ پہلا بیان مغرب کی نماز کے بعد نورانی مسجد علیگڑھ بازار اورنگی میں ہوا جہاں راقم نے گفتگو کی۔ دوسرا بیان نور الاسلام مسجد آفریدی کالونی میں ہوا۔ تیسرا بیان اشفاقیہ مسجد بلدیہ ٹاؤن نمبر ساڑھے چار میں عشاء کے بعد ہوا، جہاں مفتی ضیاء الرحمٰن صاحب نے گفتگو کی۔ چوتھا بیان عشاء کے بعد مدنی مسجد یوسف گوٹھ بلدیہ ٹاؤن میں ہوا جہاں مفتی امین الحق صاحب نے بیان کیا۔ پانچواں بیان مغرب کے بعد زکریا مسجد میٹروول سائٹ میں ہوا، جہاں مولانا آزاد عالم صاحب نے بیان کیا۔ پہلا جلسہ نواب کالونی روڈ اتحاد ٹاؤن میں ہوا، جہاں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مفتی عبداللہ امان کوٹی اور مفتی خلیل اللہ صاحب نے انجام دیئے۔ نعت قاری

رفیق دانش اور حافظ منیر صاحب نے پیش کی، بعدازاں جلسے سے مولانا فضل سبحان، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما حافظ حمداللہ صاحب اور مفتی کفایت اللہ صاحب نے بیان کیا۔ پروگرام میں مفتی فیض الحق صاحب، قاری عثمان صاحب اور حافظ محمد نعیم صاحب نے بھی شرکت کی۔ آخر میں مولانا تاج محمد انور صاحب نے شکریہ کے کلمات کہے۔ ان حضرات نے اپنی گفتگو میں کہا کہ ۷؍ستمبر کا دن تاریخ پاکستان کا عظیم دن ہے، اس دن جس طرح سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر نے میدان عمل میں اتر کر بھرپور کردار ادا کیا اسی طرح قومی اسمبلی میں موجود ارکان اسمبلی نے بھی اپنی سیاسی و مسلکی اختلافات سے بالاتر ہوکر اس عقیدے کا تحفظ کیا ہے۔ دوسرا جلسہ عشاء کی نماز کے بعد البدر مسجد ایم پی آر کالونی اورنگی ٹاؤن میں ہوا، جہاں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض حلقہ اورنگی کے ذمہ دار مولانا محمد وسیم نے انجام دیئے۔ تلاوت حافظ محمد جنید نے کی۔ مولانا محمد عثمان شاکر نے ترانۂ ختم نبوت پیش کیا۔ بعدازاں ضلع غربی کے مسئول راقم الحروف نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ۷؍ستمبر کا دن تاریخ پاکستان کا ایک یادگار دن ہے جس دن تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے شہداء کا لہو رنگ لایا اور پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ یہ حق کی فتح کا دن ہے یہ اسلام کی فتح کا دن ہے۔ اس عقیدے کا تحفظ کرتے ہوئے شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مفتی نظام الدین شامزئی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی اور مفتی سعید احمد جلالپوری رحمہم اللہ تعالیٰ اسی شہر قائد میں شہید ہوئے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس عقیدے کو گھر گھر تک پہنچائیں تاکہ ہماری آنے والی نسلوں کا ایمان محفوظ رہ سکے۔ اس کے بعد مہمان خصوصی مفتی عبدالسمیع صاحب نے گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سو آیات میں بیان فرمایا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۱۰ بار اس عقیدے کو بیان کیا ہے۔ ۱۲۰۰ اصحابہ کرامؓ و تابعین عظامؒ اس عقیدے کا تحفظ کرتے ہوئے شہید ہوئے، اس سے اس عقیدے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اس عقیدے کے تحفظ میں اپنا کردار ادا کریں۔

۶؍ستمبر کو بروز پیر دن میں بلدیہ ٹاؤن کے اسکولوں کے درمیان خیر گراؤنڈ سیکٹر ۸ میں ڈیفنس ڈے کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد ہوا، اس ٹورنامنٹ میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی آواز لگائی گئی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرگرم کارکن سید محمد شاہ صاحب نے نوجوانوں کو عقیدہ ختم نبوت کے حوالے سے فکر مند ہونے کی دعوت دی۔ اسی دن عشاء کی نماز کے بعد فاطمۃ الزہراء مسجد مواچھ گوٹھ میں مولانا سلیم اللہ صاحب نے بھی اس موضوع پر خطاب کیا۔

۷؍ستمبر کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی دفتر میں ایک عظیم الشان پروگرام رکھا گیا جس میں ضلع غربی کے کارکنان نے بھرپور انداز میں قافلوں کی صورت میں شرکت کی۔

الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی کراچی کے کارکنان نے خوب دلجمعی کے ساتھ عشرۂ تحفظ ختم نبوت میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔ مولانا سعید الرحمٰن، مولانا محمد وسیم، مولانا مشتاق احمد شاہ، مولانا محمد عثمان شاکر، بھائی گلزیب، بھائی شکیل، بھائی ضیاء الرحمٰن، بھائی سعید انجم، بھائی قسیم، بھائی عمار اسلام، مولانا اشفاق، مولانا عبدالحمید، مولانا یوسف، بھائی جان عالم، مولانا سلیم اللہ، بھائی سید محمد شاہ، بھائی صابر اور دیگر بہت سے احباب ان دنوں اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اللہ رب العزت تمام احباب کی جملہ کوششوں کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین۔

صوفی غلام محمد چغتائیؒ کی وفات

صوفی غلام محمدؒ بھی ۸۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ ساری زندگی اہل حق سے تعلق رہا۔ پاکستان بننے سے پہلے مجلس احرار اسلام بعد از تقسیم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے بزرگوں سے تعلق رکھا۔ امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت درخواستیؒ، حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور دیگر بزرگان مجلس و جمعیت سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے، اپنے فرزند ارجمند قاری محمد فاروق مدظلہ کو قرآن پاک حفظ اور تعلیم کتاب وسنت کے لئے مدرسہ میں داخل کرایا۔ قاری محمد فاروق جامع مسجد المینار خانیوال کے امام ہیں، اپنے فرزند ارجمند کے ساتھ قیام پذیر تھے کہ ۲۷؍جون ۲۰۲۱ء کو عصر کی نماز کے بعد انتقال فرمایا۔ شب ۱۰ بجے ان کی نماز جنازہ خانیوال میں پیر طریقت حضرت خواجہ عبدالماجد مدظلہ کی امامت میں ادا کی گئی اور انہیں آبائی علاقہ کہروڑپکا میں لے جایا گیا۔ اگلے روز ۲۸؍جون ۹ بجے صبح جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے استاذ الحدیث حضرت مولانا قاری محمد احمد مدظلہ کی امامت میں کمیٹی باغ میں دوسری نماز جنازہ ادا کی گئی اور انہیں کمیٹی باغ والے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ راقم یکم اگست کو جامع المینار میں حاضر ہوا اور قاری محمد فاروق مدظلہ سے تعزیت کا اظہار کیا اور صبح کی نماز کے بعد مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کرائی۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

تحفظ ختم نبوت پروگرامز

بسلسلۂ عشرۂ ختم نبوت

کراچی (مولانا محمد رضوان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جہاں ملک بھر میں ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلے کی خوشی میں جلسے، ریلیاں، کانفرنسز، اجتماعات اور سیمینارز کا انعقاد کیا جاتا ہے، وہیں کراچی میں بھی بھرپور پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ کی زیر صدارت ضلعی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ہر ضلع میں ۳۰ پروگرام منعقد کئے جائیں، تمام ضلعی حضرات نے اس سلسلہ میں بھرپور محنت کی حضرات ائمہ کرام، مساجد کے ذمہ داران سے ملاقاتیں کر کے پروگراموں کی ترتیب قائم کی۔ شہر اور شہر سے باہر جید علماء کرام، قرأ حضرات اور ثنا خوان رسول سے وقت لیا گیا۔ پروگراموں کی کامیابی کے لئے اشتہارات، پینافلیکس، پمفلٹ، جمعہ اور دیگر نمازوں میں اعلانات کئے گئے۔

”عشرۂ ختم نبوت“ کا آغاز ۲۶ر اگست سے کیا گیا۔ مہمان مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۷ر ستمبر ہر سال ہمارے ایمانی جذبوں میں تازگی کے لئے آتا ہے۔ یہ دن تحفظ ختم نبوت اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و وفا کا سبق یاد دلاتا ہے۔ مسلمانوں کی ۹۰ سالہ محنت اور مسلسل جدوجہد کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور پاکستان کی پارلیمنٹ نے مرزائیت کے کفر کا اعلان کیا۔ مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد سامنے آنے کے بعد سے لے کر آج تک تمام مسالک اس عظیم جدوجہد میں ایک دوسرے کے دست و بازو اور مددگار رہے ہیں۔ مقررین نے کہا کہ جس طرح ہمارے بزرگوں نے اس آئین وقانون کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے پارلیمنٹ اور عدالتوں سے مرزائیت کے خلاف فیصلہ لیا ہم بھی آج یہ عہد کرتے ہیں کہ ہر قیمت پر اس قانون اور آئین کی حفاظت کریں گے۔ اس کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے، آج قادیانیوں کے لئے نرم گوشہ رکھنے والوں کو ہوش کے ناخن لینا چاہئیں اور تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہئے کہ جن لوگوں نے بھی اپنے عہدے اور منصب کے نشہ میں غلامان محمد سے غداری اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کی ہے، اللہ تعالیٰ نے اسی دنیا میں انہیں عبرت کا نشان بنایا۔ سکندر مرزا، جنرل اعظم خان، ملک غلام محمد جیسے غدارانِ وطن واسلام کا انجام کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ بقول سردار عبدالرب نشتر ایک تقریب میں آغا شورشؒ سے کہنے لگے: ”شورش! جو لوگ سمجھتے ہیں ہم نے تحریک ختم نبوت کچل دی وہ احمق ہیں، جس نے بھی اس مقدس تحریک کی مخالفت کی قدرت نے اتنی سزا اسے دے دی۔“ ابھی آخرت کا انجام باقی ہے اور تحریک کے تمام مخالفین روح کے سرطان میں مبتلا ہیں۔ قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ براہِ راست محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کا نام ہے اور حقیقی مسلمان کسی صورت بھی نبی کے دشمنوں سے صلح نہیں کرسکتا۔ جماعتی نظم کے مطابق شہر کو ۶ اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے، ہر ضلع کی اجمالی رپورٹ پیش خدمت ہے:

ضلع غربی: نگران مولانا محمد شعیب کمال، اس ضلع میں ۳۵ پروگرام ہوئے۔

ضلع جنوبی: نگران مولانا محمد کلیم اللہ نعمان، اس ضلع میں ۳۰ پروگرام ہوئے۔

ضلع ملیر: نگران مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ، اس ضلع میں ۳۱ پروگرام ہوئے۔

ضلع وسطی: نگران حافظ سیّد محمد عرفان شاہ، اس ضلع میں ۱۹ پروگرام ہوئے۔

ضلع کورنگی: نگران مولانا محمد عادل غنی، اس ضلع میں ۴۰ پروگرام منعقد ہوئے۔

ضلع شرقی: نگران مولانا محمد رضوان، اس ضلع میں ۳۰ پروگرام ہوئے، کل ۱۸۵ پروگرام ہوئے۔ الحمدللہ!

۷ر ستمبر بروز منگل کو مرکزی پروگرام دفتر ختم نبوت ایم اے جناح روڈ میں منعقد ہوا، بعد نماز مغرب تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا، تلاوت کا شرف جناب قاری نعیم اللہ حبیب کو حاصل ہوا، حافظ شاہ رخ نے ہدیۂ نعت اور ترانۂ ختم نبوت پیش کیا۔ سامعین سے مولانا شعیب کمال نے ”قادیانی سازشیں“ اور مفتی محمد اسحاق مصطفیٰ نے ”قادیانیوں کے خلاف عدالتی فیصلے“ اور راقم الحروف نے ”تحاریک ختم نبوت آغاز سے اب تک“ کے عنوان پر گفتگو کی۔ پروگرام کے اختتام سے پہلے معروف مذہبی اسکالر فاضل نوجوان مولانا فضل سبحان مدظلہ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس امت کی سب سے اہم اور بڑی

ذمہ داری اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس اورتاج ختم نبوت کی حفاظت ہے۔آج اگر ہمارے پاس یہ دین محفوظ ہے تو یہ صدقہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا، فتنے اب کئی شکلوں میں آرہے ہیں،ہمیں ہر لحاظ سے اپنی تیاری رکھنی ہے، فتنہ کسی بھی صورت میں آئے ہم نے بھرپور مقابلہ کرنا ہے، آخر میں کراچی کے مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحئی مطمئن نے سامعین سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے تو آپ تمام احباب کے شکرگزار ہیں کہ آپ تشریف لائے اور پروگرام کو کامیاب بنایا، یہاں سے جانے کے بعد آپ دوستوں نے اپنے اپنے مقام پر اس مقدس کام کو جماعت کے نظم کے مطابق کرنا ہے، ہمارا کام کرنا شہدائے ختم نبوت سے وفا بھی ہوگا اور شفاعت نبوی کا حصول بھی۔الحمدللہ! کثیر تعداد میں علماء اور عوام الناس شریک ہوئے۔پروگرام کا اختتام جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما قاری محمد عثمان مدظلہ کی دعا پر ہوا۔حق تعالیٰ شانہ رفقاء کی محنت کو قبول فرمائے اور قبولیت سے سرفراز کرے آمین۔

تحفظ ختم نبوت پروگرامز
بسلسلہ ”عشرۂ تحفظ ختم نبوت“

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان)الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کراچی کے ضلع جنوبی کے مختلف ٹاؤنز میں بھی ”عشرۂ تحفظ ختم نبوت“ جوش وخروش سے منایا گیا۔مساجد میں ۷؍ستمبر کے تاریخ ساز فیصلہ کی مناسبت سے بیانات ہوئے جن کی مختصر روئیداد پیش خدمت ہے:

حلقہ کیماڑی ٹاؤن:

جامع مسجد مصطفی حلقہ جیکسن میں بعد نماز مغرب مولانا نورالحق کا بیان ہوا۔جامع مسجد بلال حلقہ ٹرک اڈا ماڑی پور میں بعد نماز عصر مولانا الطاف الرحمن عباسی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کیا۔جامع مسجد بسم اللہ حلقہ ضیاء الدین میں منعقدہ پروگرام میں تلاوت مولانا حبیب اللہ نے جبکہ نعت شریف مولانا نجم اللہ نے پیش کی۔

حلقہ کیماڑی ٹاؤن کے نگران مولانا حضرت حسین اور مفتی سعد کے بیانات ہوئے۔اسی طرح جامع مسجد ابو ہریرہ ،مدرسہ اسامہ میں بعد نماز عشاء مولانا مفتی شکور احمد نے اپنے بیان میں ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے یادگار فیصلہ پر روشنی ڈالی اور سامعین کو تحفظ ختم نبوت کے عظیم الشان مشن سے وابستہ ہونے کی تلقین کی۔

جامع مسجد مدینہ محمدی کالونی میں بعد نماز عشاء پروگرام کا آغاز مولانا گل محمد کی تلاوت اور محمد احمد کی نعت سے ہوا۔مولانا عبدالحمید کوہستانی اور مولانا نورالحق کے بیانات ہوئے۔جامع مسجد فشری میں بعد نماز ظہر ”عشرۂ تحفظ ختم نبوت“ سلسلہ کا پروگرام منعقد ہوا جس میں مولانا سید عتیق الحسن الحسینی نے تفصیلی بیان کیا۔

جامع مسجد مین روڈ جیکسن حلقہ کیماڑی میں بھائی نثار حنفی نے ”ختم نبوت آگاہی کیمپ“ لگایا، جہاں کارکنانِ ختم نبوت نے ہاتھوں میں پینا فلیکس لے کر ان کا ساتھ دیا اور ختم نبوت لٹریچر بھی تقسیم کیا۔جامع مسجد شاہ جلال چوک اسلامی کانٹا میں بعد نماز مغرب مولانا مفتی محمد شعیب نے بیان کیا۔جامع مسجد اللہ والی نزد بنگالی پاڑہ میں مولانا ظاہر شاہ کا بیان ہوا۔

حلقہ صدر ٹاؤن:

جامع مسجد مصطفی آرام باغ میں منعقدہ پروگرام میں تلاوت مولانا حامد اور ہدیۂ نعت مولانا لقمان نے پیش کیا۔مولانا مفتی ظہور عباسی نے تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر روشنی ڈالی۔اس موقع پر مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ کا تفصیلی بیان ہوا۔

حلقہ برنس روڈ کی مدینہ مسجد میں پروگرام کا آغاز مولانا محمد انس کی تلاوت جبکہ حافظ شاہ رخ اور محمد زید کی حمد ونعت سے ہوا۔راقم الحروف نے پروگرام کی غرض و غایت بیان کی، بعدازاں مولانا محمد زیب صاحب (استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن) نے اپنے خطاب میں اکابرین ختم نبوت خصوصاً حضرت بنوریؒ کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔جامع مسجد نعمانیہ حلقہ سلطان آباد میں بعد نماز عشاء مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحئی مطمئن نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے والے فیصلہ پر سیر حاصل گفتگو کی۔جامع مسجد غوثیہ حلقہ ریلوے کالونی میں بھی بعد نماز عشاء پروگرام منعقد ہوا۔راقم الحروف کی ابتدائی گفتگو کے بعد مولانا مفتی شکور احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کی فضیلت واہمیت سے حاضرین کو آگاہ کیا۔

دھنی مسجد پاکستان چوک میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ پروگرام میں تلاوت وحمد ونعت کے بعد مولانا مفتی شفیق احمد بستوی نے ”عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری“ کے موضوع پر پُراثر بیان کیا۔چھوٹی مسجد حلقہ دہلی کالونی کے پروگرام میں تلاوت قاری عرفان اور نظم ختم نبوت مولانا حبیب اللہ ارمان نے پیش کی۔

مہمان خصوصی مولانا مفتی شفیق احمد بستوی نے تحفظ ناموس رسالت کے لئے مجلس کے اکابرین، مبلغین اور خدام ختم نبوت کے کردار وخدمات کو سراہا۔ عوام الناس سے اپیل کی کہ تاج ختم نبوت کی حفاظت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ساتھ دیں۔

ایک پروگرام بی ایچ وائی ہسپتال حلقہ دہلی کالونی کی مسجد میں رکھا گیا تھا۔ اس پروگرام میں تلاوت قاری محمود وقار نے اور تفصیلی بیان مولانا مفتی عبیدالرحمٰن نے کیا۔ شمیم مسجد دہلی کالونی میں بھی عظیم الشان پروگرام منعقد ہوا جس میں مولوی عبداللہ عبدالقادر نے نعت ونظم ختم نبوت پیش کی۔ مولانا مفتی عبید نے اپنے بیان میں بتایا کہ مجلس کے زیر اہتمام کراچی بھر میں ’’عشرۂ تحفظ ختم نبوت‘‘ کے حوالہ سے تقریباً دوسو پچاس پروگرام منعقد کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنی رحمت سے قبول ومنظور فرمائے۔ آخر میں مولانا مفتی سلمان یٰسین نے تحاریک ختم نبوت میں حصہ لینے والے عوام وخواص کی قربانیوں کا ذکر کیا اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ رضوان مسجد پنجاب کالونی میں بعد نماز عشاء پروگرام ترتیب دیا گیا، جس میں مولانا محمد رضوان نے مرزا غلام احمد قادیانی کے گمراہ کن عقائد اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔

حلقہ لیاری ٹاؤن:

جامع مسجد حاجیانی نزد بغدادی تھانہ میں بھی پروگرام منعقد ہوا جہاں مولانا عبدالحمید کوہستانی نے ابتدائی گفتگو کی۔ بعدازاں راقم الحروف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف و خدمات پر بیان کیا۔ آخر میں مولانا محمد اویس ستار مبلغ ختم نبوت کوئٹہ نے ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کے ممبران کو جرأت مندانہ فیصلہ کرنے پر خراج تحسین پیش کیا کہ اس فیصلہ سے منکرین ختم نبوت کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ان تمام پروگراموں کو قبول فرمائے۔ اس کے لئے محنت وکوشش کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

جناب صوفی عبدالستارؒ، کوٹ ادو

مکرمی ومحترمی صوفی عبدالستارؒ ۱۹۳۸ء کو سنی پت ضلع رہتک انڈیا میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد لہو کا دریا عبور کر کے پاکستان میں داخل ہوئے اور کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ کو مستقر بنالیا۔ کوٹ ادو میں مکہ مسجد کے نام سے برلب روڈ مغربی جانب مسجد تعمیر کرائی اور ساری زندگی مکہ مسجد کی خدمت کو دین سمجھ کر لگے رہے مکہ مسجد کے مغرب شمال میں دارالعلوم مدینہ کے نام سے مولانا مسعود احمد رحمہ اللہ نے ادارہ قائم کیا۔ مولانا مسعود احمد کا دارالعلوم اور مکہ مسجد ختم نبوت کا مرکز رہے ہیں۔ مولانا امام الدین قریشیؒ مجلس کے مبلغ تھے۔ بائیسکل پر مظفر گڑھ اور لیہ اضلاع کا دورہ کرتے کوٹ ادو تشریف لاتے تو رہائش دارالعلوم میں ہوتی اور بیان مکہ مسجد میں۔ درس و بیان مزے لے لے کر کرتے۔ اللہ پاک نے حسن صوت سے نوازا تھا۔ جہاں جاتے اپنی آواز کا جادو جگاتے اور سوئے ہوئے مسلمان بھی اٹھ اٹھ کر ان کا درس وبیان سنتے۔ تقریباً آج سے بیس اکیس سال پہلے انہوں نے مکہ مسجد میں میرا جمعۃ المبارک کا بیان رکھا، صوفی عبدالستار ان دنوں تندرست وتوانا تھے۔ مکہ مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مولوی صاحب وعدہ کریں کہ سال میں کم از کم ایک جمعہ آپ مکہ مسجد میں دیں گے۔ راقم نے وعدہ کیا۔ صوفی عبدالستار کی نسبتی بہن (سالی) کے بیٹے جناب عبدالرزاق مسجد کمیٹی کے صدر تھے۔ یہ دونوں حضرات مسجد کے ساتھ ساتھ مجلس کے کرتا دھرتا رہے۔ سال میں ایک جمعہ جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔ راقم جب کوٹ ادو دارالعلوم مدنیہ میں پہنچتا تو چوہدری عبدالرزاق فوراً تشریف لاکر خوش آمدید کہتے اور مکہ مسجد راقم کے جمعہ کا اعلان کرتے۔ یوں یہ سلسلہ کئی سال سے چلتا آرہا ہے کہ راقم سال میں ایک جمعہ کوٹ ادو میں حاضری دیتا ہے۔ ۲۰ردسمبر کو راقم کے فرزند ارجمند مولانا ابوبکر صدیق کا سانحہ ارتحال ہوا تو بھائی عبدالرزاقؒ جنازہ میں بھی شریک ہوئے اور کافی دیر راقم کی ڈھارس بندھواتے رہے اور چند روز بعد رحلت فرماگئے۔ ان کے بعد راقم تعزیت کے لئے حاضر ہوا، وہاں سے آخری ملاقات ہوئی، صوفی عبدالستارؒ کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی۔ رمضان المبارک سال رواں کے آخری دوتین روزے رہ گئے۔ مفتی صاحبؒ کو بلاکر جو روزے رہ گئے ان کا فدیہ معلوم کیا، اپنے اور اپنی اہلیہ کے قضا شدہ روزوں کا فدیہ ادا کیا اور مفتی صاحب کو رقم دے کر کہا کہ مدرسہ میں جمع کرادیں۔ ۴رشوال المکرم ۱۴۴۲ھ مطابق ۱۶رمئی ۲۰۲۱ء انتقال فرمایا، ان کی وصیت کے مطابق کوٹ ادو کے ممتاز اور بزرگ عالم مولانا مفتی عبدالجلیل مدظلہ نے ان کی نماز جنازہ کی امامت کی۔ ہزاروں مسلمانوں نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی اور انہیں کوٹ ادوان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ انہوں نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے، پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑے۔ وفات والے دن اپنے بیٹے عبدالخالق کو بلاکر مسجد کے حسابات ان کے سپرد کئے اور مسجد کی تولیت ان کے سپرد کی۔ اللہم اغفر لہ وارحمہ، واعف عنہ وعافہ وبرد مضجعہ۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

نورنگ کے پی کے میں تحفظ ختم نبوت ریلی

کے پی کے (مولانا محمد ابراہیم ادہمی) ملک کے دیگر شہروں کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت سات ستمبر کو یوم تشکر کے نام سے جوش وخروش مناتے ہے لیکن امسال ۶ ستمبر کو تحفظ ختم نبوت کانفرنس لیاقت باغ راولپنڈی اور ۷ ستمبر مینار پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور اور ۴۷واں تحفظ ختم نبوت کانفرنس قصہ خوانی پشاور کی وجہ سے علماء کرام کی مشاورت سے ۳ ستمبر بروز جمعۃ المبارک کو یوم تشکر ریلی نکالنے کا فیصلہ کیا اور ریلی کی کامیابی کے لئے روزانہ کی بنیاد پر پروگراموں کا سلسلہ بھی شروع کیا، اس دفعہ بھی کثیر تعداد میں چھوٹے بڑے پروگرامز منعقد کئے اور وسیع تعداد میں پمفلٹ تقسیم کئے۔ دینی مدارس، اسکولز، کالجز کے ساتھ ساتھ تمام سرکاری دفاتر اور معززین علاقہ کو خصوصی دعوت دے دی گئی۔

۳ ستمبر بروز جمعۃ المبارک کو جامع مسجد میناری نورنگ سے یوم تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے نماز جمعہ کے بعد ۳ بجے ایک عظیم الشان تشکر ریلی نکالی گئی جس کی قیادت قائم مقام امیر حضرت مولانا مفتی عبدالغفار، سرپرست اعلی شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد، ضلعی ناظم اعلی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم دفتر مولانا عمر خان اور ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان نے کی جبکہ اس موقع پر جے یو آئی کے ضلعی رہنما مولانا قاری سیف الرحمن، سابقہ جنرل سیکرٹری مولانا بشیر احمد حقانی، جے یو آئی تحصیل نورنگ کے امیر مولانا اعزاز اللہ، جامع مسجد اڈا نورنگ کے خطیب مولانا عبدالحمید، لال نورنگ یونین فیڈریشن کے صدر حاجی عظیم خان ،یوسی نورنگ کے امیر مولانا خلیل الرحمن، پیر طریقت مولانا عبدالصبور، مولانا حفیظ الرحمن، مولانا برہان الدین، ملک ماجد حسین سمیت بڑی تعداد میں دینی مدارس، اسکولز، کالجز کے طلبا، علماء کرام، خطباء، ائمہ مساجد، معززین علاقہ اور شہری موجود تھے یوم تشکر ریلی جامع مسجد میناری پاسبان پلازہ سے شروع ہوئی جو کہ بازار کی مختلف گزرگاہوں سے ہوتی ہوئی ختم نبوت چوک سے گزرتے ہوئے پاسبان پلازہ کے مقام پر جلسے کی صورت اختیار کر گئی جہاں پر مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ۷ ستمبر ایک عظیم الشان اور تاریخ ساز دن ہے، کیونکہ اس روز پاکستان کی پارلیمنٹ نے امت مسلمہ کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانیوں اور مرزائیوں کو قیامت کی صبح تک کافر اور غیر مسلم قرار دیا، اس عظیم فیصلے پر ہم اس وقت کے وزیر اعظم شہید ذوالفقار علی بھٹو، قائد حزب اختلاف وقائد جمعیت مفتی محمود صاحبؒ، مفکر ختم نبوت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، پروفیسر غفور صاحب اور خان عبدالولی خان سمیت تمام اراکین پارلیمنٹ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ جن اکابرین بالخصوص امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ الحدیث مولانا انور شاہ کشمیریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، شیخ الحدیث مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ، خواجہ خواجگان مولانا خان محمدؒ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ سمیت محافظین ختم نبوت اسیران ختم نبوت، شہداء ختم نبوت اور کارکنان ختم نبوت کی قربانیوں کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں، انہوں نے مطالبہ کیا کہ جس طرح ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے دلیرانہ فیصلہ سنایا تھا ٹھیک اسی طرح کہ ۷ ستمبر کا دن سرکاری طور پر منایا جائے۔ مقررین نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اور پاکستان بنانے والے کا مطلب یہی بھی تھا کہ یہاں پر قرآن وسنت کا قانون ہوگا اور تمام اہم اور کلیدی عہدوں پر مسلمان فائز ہوں گے لیکن افسوس کا مقام ہے کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک اہم اور کلیدی عہدوں پر قادیانی براجمان ہیں جو کہ ایک اسلامی ملک کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے اور یہی قادیانی پاکستان کے اہم راز اور منصوبے دشمن کو با آسانی دے سکتے ہیں، انہی قادیانیوں کے بارے میں مفکر اسلام ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ قادیانی اسلام اور ملک کے دشمن ہیں، لہٰذا پاکستان کا اسلامی آئین کسی بھی قادیانی کو اہم عہدوں پر نامزد کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے انتہائی غم وغصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ مرکزی حکومت ایک جانب مدینہ منورہ کے نظام کی بات کرتے ہوئے نہیں تھکتی جبکہ قادیانیوں کو مراعات دینے کے لئے کوشاں ہے، انہوں نے حکومت کو خبردار کیا کہ وہ ختم نبوت کے قوانین میں ترامیم سے اور قادیانیوں کو مراعات سے باز آجائے ورنہ عاشقان ختم نبوت کا سیلاب اسلام آباد کی جانب رخ کرے گا اور ان کا روکنا حکومت کے لئے مشکل ہوگا۔ یوم تشکر ریلی قائم مقام امیر محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفار مدظلہ کے آخری بیان ودعا پر ریلی اختتام پذیر ہوئی۔

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

آگے بڑھیے دفاع اسلام اور تحفظ ناموس رسالت کے لئے دوسروں کو ترغیب دیجئے

زیر نگرانی صاحبزادہ حضرت مولانا عمران فاروق عباسی مدظلہ
مہتمم جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن رحیم یار خان

بیس روزہ

امام العارفین ولی کامل حضرت میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ العالی
سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

شعور ختم نبوت و فہم دین کورس

بمقام جامعہ رحیمیہ ترتیل القرآن مرکزی عیدگاہ رحیم یار خان

بتاریخ 11 ستمبر 2021 بروز ہفتہ متصل بعد از نماز مغرب تا عشاء صرف ایک گھنٹہ یومیہ

علماء کرام، ڈاکٹرز، وکلاء، واعظین و آئمہ حضرات اسکول و کالج کے مدرسین کرام و طلباء،
تاجر حضرات اور تمام طبقہ جات کے مسلمانوں کے لئے کورس میں شرکت وقت کا انتہائی اہم تقاضا

- عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، تحریک ختم نبوت عہد صدیقیؓ سے دور حاضر تک
- دین اسلام کے مکمل عقائد اور علامات قیامت مکمل تفصیلات کیساتھ
- عقیدۂ حیات عیسیٰؑ پر مذہب اسلام، یہودیت، عیسائیت اور قادیانیت کا نقطۂ نظر
- اسلامی نظام حکومت کا طریقہ کار، انسانی حقوق اور اسلام کی مقرر کردہ سزائیں
- حقانیت اسلام پر انتہائی اہم اور مضبوط دلائل نیز حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی حقیقت
- ناموس رسالت کی آئینی حیثیت قرآن و سنت اور تاریخ روشنی میں
- حجیت حدیث اور منکرین حدیث کے اشکالات کے جوابات
- اہلبیت عظامؓ و صحابہ کرامؓ کا مقام قرآن و سنت کی روشنی میں
- پورے اسلام سے مراد عقائد، اعمال، معاشرت، معاملات، اخلاقیات، مکمل تفصیلات
- قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق، مرزا غلام احمد قادیانی اخلاق اور کردار کی روشنی میں
- مذہب عیسائیت کے عقائد بائبل کی روشنی میں اور حضور ﷺ سے متعلق بشارت

- انسانی اعضاء کی پیوندکاری، جدید نظام تولید، پوسٹ مارٹم، و دیگر میڈیکل سے متعلق مسائل
- مرنے کے بعد کی زندگی کے احوال قرآن و سنت کی روشنی میں
- اسلامی تجارت اور معیشت کے شرعی اصول جن پر عمل کیے بغیر حلال کمانا ناممکن ہے
- زکوۃ اور عشر کے جدید مسائل، بٹ کوئین اور ڈیجیٹل کرنسی کا شرعی حکم
- سود اور جوئے کی حقیقت اور معاشرے میں رائج بعض سودی معاملات
- اسلام پر غیر مسلموں کے اعتراضات کے جوابات
- شیئرز کے کاروبار، بیمہ پالیسی، انشورنس کی مختلف صورتوں کا شرعی حکم
- دین پر زندگی گزارنے اور مسائل معلوم کرنے کا آسان طریقہ
- تاریخ اسلام آنحضرت ﷺ خلافت راشدہ کے دور سے لے کر چودہ صدیوں کا اہم احوال
- موجودہ دور کے تجدد پسندوں کے افکار قرآن و سنت کی روشنی میں
- داڑھی، پردہ، وراثت، مہر نکاح، طلاق، خلع، اسقاط حمل اور وصیت کے شرعی احکام

- ◀ شرکائے کورس کاپی قلم ہمراہ لائیں نیز رد قادیانیت پر مشتمل لٹریچر دیا جائیگا۔
- ◀ مکمل کورس میں شریک ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی۔
- ◀ کورس میں داخلہ کیلئے داخلہ فارم کورس کے پہلے دن مل جائے گا۔

فرقہ واریت سے پاک ماحول

خواتین کیلئے خصوصی انتظام

چھوٹے بچے ہمراہ مت لائیں

جنریٹر کا انتظام ہے

معلم و برائے رابطہ
(مفتی) محمد راشد مدنی
رکن مرکزی شوریٰ، ضلعی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
رحیم یار خان 0301-7659790

حضرت مولانا مفتی قاضی شفیق الرحمن دامت برکاتہم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان

0333-7474918
0300-6727576

پروگرام فیس بک پیج پر براہ راست وزٹ کیجئیے jamia qadria ryk

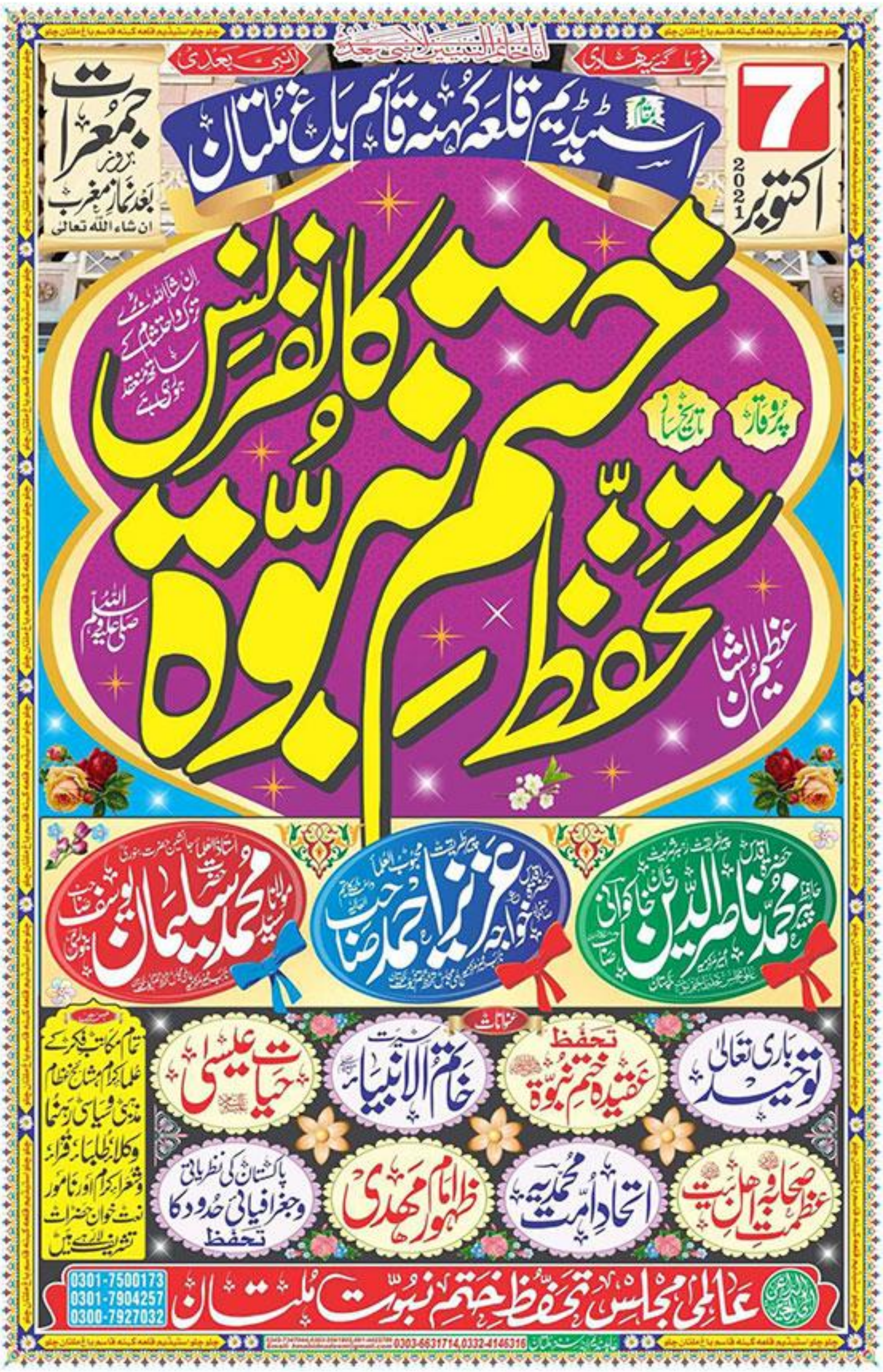

فرمانِ پیغمبری
لا نبی بعدی
بمقام اسٹیڈیم قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان
7 اکتوبر 2021
بروز جمعرات بعد نمازِ مغرب ان شاء اللہ تعالیٰ
تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس
ان شاء اللہ تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے
پُر وقار
تاریخ ساز
عظیم الشان
صلی اللہ علیہ وسلم
مولانا سید محمد سلیمان یوسف بنوری صاحب
خواجہ عزیز احمد صاحب
پیر محمد ناصر الدین خاکوانی
عنوانات
توحید باری تعالیٰ
عقیدہ تحفظ ختم نبوۃ
خاتم الانبیاء
حیات عیسیٰ
عظمت صحابہ و اہل بیت
اتحادِ امت محمدیہ
ظہور امام مہدی
پاکستان کی نظریاتی و جغرافیائی حدود کا تحفظ
تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مشائخ عظام، مذہبی و سیاسی راہنما، وکلاء، طلباء، قراء، شعراء کرام اور نامور نعت خوان حضرات تشریف لا رہے ہیں
0301-7500173
0301-7904257
0300-7927032
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان